عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد:۲۶ | ۱۱/تا۱۸/صفر۱۴۲۸ھ مطابق یکم تا ۷/مارچ ۲۰۰۷ء | شمارہ:۹

مرزا قادیانی کی ہیضہ کی حالت میں منہ مانگی موت

انسانی کردار کی تشکیل میں تواضع کا کردار

عمر رسیدہ افراد سے حسنِ سلوک

درسِ عبرت

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.
http://www.khatm-e-nubuwwat

قادیانیوں سے تعلقات رکھنا حرام، ان کا مکمل بائیکاٹ اور قطع تعلق واجب ہے:

س:...... کیا احمدی فرقے کے لوگوں سے تعلقات جائز ہیں یا نہیں؟ یعنی ان کے ساتھ کھانا پینا اور اٹھنا بیٹھنا وغیرہ۔

ج:...... جو لوگ اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں، یہ دراصل مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت کے پیروکار ہیں اور یہ مرزائی اور قادیانی کہلاتے ہیں، یہ نہ صرف غیر مسلم ہیں، بلکہ زندیق ہیں، اس لئے کہ یہ اپنے غیر اسلامی عقائد کو اسلام باور کراتے ہیں اور اپنے کفر پر اسلام کا ملمع کرتے ہیں، ایسے لوگ اسلام اور پیغمبر اسلامؐ کے باغی ہیں، اور ان کا وجود اسلامی معاشرہ میں کسی کینسر سے کم نہیں، اس لئے اسلامی شریعت اور قانون کی رو سے ان سے مکمل بائیکاٹ اور قطع تعلق واجب ہے، ان کے ساتھ میل جول، تعلقات رکھنا، ان کے ساتھ لین دین اور کھانا پینا قطعاً حرام ہے، جو لوگ ان کے ساتھ میل ملاپ کا تعلق رکھتے ہیں، وہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایذا کا باعث بنتے ہیں، ایسے لوگوں کو کل قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب نہیں ہوگی۔

ذرا دیکھئے کہ اگر کوئی شخص اپنے باپ کے دشمن کے ساتھ بیٹھ کر کھانے پینے کا روادار نہیں ہے تو وہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیوں اور تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی توہین کرنے والے بدقماشوں کے ساتھ کیونکر میل ملاپ رکھ سکتا ہے؟

مولانا سعید احمد جلال پوری

قادیانی ساس سے ترک تعلق:

س:...... میری شادی خاندان میں ہوئی ہے، میری ساس قادیانی ہے جبکہ سسر سیّد ہیں۔ میں سیّد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مکمل ایمان رکھتی ہوں۔ ان حالات میں میرے لئے کیا حکم ہے؟

ج:...... اگر آپ کا شوہر مسلمان ہے تو آپ کا نکاح صحیح ہے، اور اگر آپ کا شوہر بھی خدانخواستہ ماں کے مذہب پر قادیانی ہے تو آپ کا اس سے نکاح ہی نہیں ہوا، آپ اس سے فوراً الگ ہوجائیں۔

اگر آپ کے شوہر خیر سے مسلمان ہیں تو آپ قادیانی ساس سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہ رکھیں اور ملی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے اس گھر سے الگ رہائش اختیار کریں، ورنہ اندیشہ ہے کہ قادیانی آپ کے بچوں کو مرتد نہ بنالیں۔

عدت کی یکطرفہ کارروائی طلاق نہیں:

س:...... اگر عدالت کے ذریعے کسی عورت کو طلاق ہوجائے تو کیا اس صورت میں اس عورت کو عدت گزارنا ضروری ہے؟ واضح رہے کہ وہ شوہر سے آٹھ مہینے سے الگ رہ رہی ہے، یعنی اپنے والدین کے ساتھ ہے تو اس بارے میں کیا حکم ہے؟

ج:...... عدالت کی طرف سے یکطرفہ کارروائی والی خلع طلاق شمار نہیں ہوتی، اس لئے جب تک عدالت کے فیصلہ کی کاپی نہ دیکھی جائے اس وقت تک یہ فیصلہ مشکل ہے کہ اس خاتون کو طلاق ہوئی ہے یا نہیں؟ عدت کا مسئلہ تو اس کے بعد کا ہے۔

تاہم چاہے کتنا عرصہ بھی خاتون اپنے شوہر سے جدا رہی ہو، جب اسے طلاق ہوگی تو اس پر عدت گزارنا لازم ہوگا۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد:۲۶ شمارہ:۹ ۱۱ تا ۱۸/صفر ۱۴۲۸ھ مطابق یکم تا ۷/مارچ ۲۰۰۷ء

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مولانا سعید احمد جلالپوری

علامہ احمد میاں حمادی — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

صاحبزادہ سید محمد سلیمان بنوری — مولانا بشیر احمد

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی — مولانا قاضی احسان احمد

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا — کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ • منظور احمد میو ایڈووکیٹ

اس شمارے میں

خدائی قوانین سے انحراف کے نتائج	اداریہ	۳
قابل رشک مومن کے اوصاف واخلاق	مولانا اشہد رشیدی	۶
انسانی کردار کی تشکیل میں تواضع کا کردار	مولانا اسرار الحق قاسمی	۹
عمر رسیدہ افراد سے حسن سلوک	مولانا عمران اللہ قاسمی	۱۱
درس عبرت	مفتی محمد عفان منصور پوری	۱۴
مرزا قادیانی کی ہیضہ کی حالت میں منہ مانگی موت	مولانا لال حسین اختر	۱۷
حضرت فضیل بن عیاضؒ	علامہ خیر البشر	۲۰
برائی کے راستے سے راہ حق پر	محمد فاروق	۲۱
خبروں پر ایک نظر		۲۳

زرتعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات،
بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر
زرتعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے۔ ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور
اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road.Karachi.
Ph: 2780337 Fax: 2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan
Ph: 4583486-4514122 Fax: 4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.k.
Ph: 0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسین مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدائی قوانین سے انحراف کے نتائج......

خواتین کے خلاف تشدد کے واقعات میں اضافہ

ایک طرف تو پاکستان کی نام نہاد لبرل خواتین حقوق نسواں کی علمبردار بن کر اسلام کے خلاف اٹھ کھڑی ہوئی ہیں اور اسلام کے فراہم کردہ خواتین کے حقوق کی عملاً یکسر انکاری ہیں اور دوسری طرف مغربی خواتین اس حقیقت کا اعتراف کر رہی ہیں کہ اسلام میں خواتین کو بہت زیادہ حقوق دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ افغانستان کی سابقہ طالبان حکومت کا قیدی بننے کے حوالے سے عالمی شہرت حاصل کرنے والی برطانوی خاتون صحافی اور نومسلمہ محترمہ ووئی ریڈلی صاحبہ نے اپنے ایک حالیہ مضمون میں اس حقیقت کا کھلم کھلا اعتراف کیا ہے' انہوں نے طالبان حکومت کے نمائندوں سے وعدہ کیا تھا کہ لندن جا کر وہ اسلام کا مطالعہ کریں گی' چنانچہ انہوں نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اسی اثنا میں انہوں نے اسلام میں خواتین کو حاصل حقوق و آزادی کا بھی تفصیل سے مطالعہ کیا' اس سے قبل ان کا خیال تھا کہ اسلام میں بیویوں اور بیٹیوں پر مظالم کی تعلیم دی جاتی ہے' لیکن اس مطالعہ کے بعد ان کے خیالات یکسر تبدیل ہو گئے' چنانچہ اپنے احساسات ظاہر کرتے ہوئے وہ لکھتی ہیں:

''......اسلام لانے سے قبل لندن میں' میں نے اسلام کے مطالعہ کا وعدہ پورا کیا اور جو کچھ میں نے دریافت کیا' میں اس پر حیران رہ گئی۔ میں ''بیویوں پر تشدد کس طرح کیا جائے؟ بیٹیوں پر کس طرح ظلم کیا جائے؟'' پر قرآن کے ابواب کی توقع کر رہی تھی' لیکن اس کے بجائے میں نے خواتین کی آزادی پر اقتباس پائے......

قرآن کے سنجیدہ مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ حقوق نسواں کی علمبردار مغربی خواتین نے ستر کے عشرے میں جن چیزوں کے لئے جدوجہد کی' وہ مسلم خواتین کو چودہ سو سال پہلے ہی حاصل تھیں......

جب اسلام خواتین کو اتنا کچھ دیتا ہے' تو مغربی مرد' مسلم خواتین کے سراپا سے اتنا نالاں کیوں ہیں؟......

اسلام میں بڑائی تقویٰ کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے' نہ کہ خوبصورتی' دولت' طاقت' حیثیت یا جنس کے ذریعہ......''

(روزنامہ ''دی نیوز'' کراچی' مورخہ ۹/فروری ۲۰۰۷ء)

ملاحظہ فرمایا آپ نے! یہ ایک نومسلمہ کے خیالات ہیں' جسے اسلام میں داخل ہوئے اور اسلام کی روشن تعلیمات اور قرآن کریم کے ابدی قوانین کو پڑھنے اور سمجھنے کا بہت زیادہ موقع نہیں ملا' لیکن اس قلیل مدت میں بھی انہیں یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہونا پڑا کہ اسلام اور اس کے قوانین ہی دنیا و آخرت کی صلاح و فلاح کا واحد ذریعہ ہیں۔

پاکستان میں حقوق نسواں کی آڑ میں حدود اللہ کی مخالفت کر کے غیر شرعی قوانین نافذ کر دیئے گئے' جن کے ذریعہ خواتین کو تحفظ ملنے اور ان پر مظالم میں کمی واقع ہونے کا عندیہ دیا گیا' لیکن نتائج اس کے قطعی برعکس نکلے اور خواتین کو اس نام نہاد تحفظ نسواں بل کی منظوری کے بعد سے مزید تشدد اور ظلم و ستم کا سامنا ہے۔ چنانچہ اوباڑو' سندھ میں رونما ہونے والے عورت پر ظلم کے ایک واقعہ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے حقوق نسواں کی علمبرداروں نے کھلے بندوں اس کا اعتراف کیا ہے۔ اس حوالے سے اخبارات میں شائع ہونے والی خبر ملاحظہ ہو:

''کراچی (اسٹاف رپورٹر) اوباڑو میں ہونے والے نسیمہ بانو واقعے کے خلاف پیپلز پارٹی سمیت دیگر خواتین کی مختلف تنظیموں نے کراچی پریس کلب کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا اور مطالبہ کیا کہ متاثرہ لڑکی کو انصاف دلایا جائے۔ احتجاجی مظاہرے کے بعد پیپلز پارٹی کی خاتون رکن اسمبلی سسی پلیجو نے کراچی پریس کلب میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خواتین ترمیمی بل منظور ہونے کے

بعد خواتین کے خلاف تشدد کے واقعات میں اضافہ ہوگیا ہے۔" (روزنامہ امت کراچی ۸/فروری ۲۰۰۷ء)

رکن سندھ اسمبلی کے اس اعتراف سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرکے غیر اسلامی قوانین کے نفاذ کے ذریعہ ہم نے اپنی شامت اعمال کو دعوت دی ہے' معاشرے کے جن طبقات نے حقوق نسواں بل کی سب سے زیادہ بڑھ چڑھ کر حمایت کی' اب وہی طبقات اس حقیقت کا کھلم کھلا اعتراف کررہے ہیں کہ ''خواتین ترمیمی بل منظور ہونے کے بعد'' خواتین مزید عدم تحفظ اور دوچند مشکلات کا شکار ہوگئی ہیں۔

پاکستان پیپلز پارٹی کی سربراہ بھی خیر سے ایک خاتون ہیں' انہیں اس حقیقت پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے کہ انہوں نے اور ان کی پارٹی نے اس بل کی حمایت کرکے کس کی حمایت اور کس کی مخالفت مول لی ہے؟ اور جن خواتین کے تحفظ کے لئے یہ بل منظور کیا گیا' ان کی مشکلات و پریشانیوں میں کس قدر کمی واقع ہوئی ہے؟ اگر پیپلز پارٹی کی سربراہ اب بھی اپنی غلط پالیسی اور اس کے نتائج کا ادراک کرلیتی ہیں تو ان کے لئے اب بھی ممکن ہے کہ وہ اس بل کے خاتمہ کے لئے جدوجہد کریں۔

اس تناظر میں پاکستان کے ''روشن خیال اعتدال پسندوں'' کو یہ بات ذہن نشین کرلینی چاہئے کہ معاشرے کے زوال اور ملک میں بڑھتی ہوئی لاقانونیت بالخصوص خواتین کے خلاف جرائم کا سب سے بڑا ذریعہ ان کے اپنے بنائے ہوئے قوانین ہیں جو خواتین کو مزید مظالم کا شکار بنارہے ہیں' جبکہ اس کے برعکس اسلامی قوانین بالخصوص نفاذ حدود کے اسلامی قوانین خواتین کے خلاف جرائم کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ اور ان جرائم کے انسداد کا واحد ذریعہ ہیں' اگر اسلامی قوانین کو نافذ نہ کیا گیا تو ملک میں لاقانونیت مزید بڑھے گی' بن بیاہے ماں بن جانے کی شرح میں اضافہ ہوگا' زنا کو فروغ ملے گا اور خواتین عدم تحفظ کا مزید شکار ہوں گی۔

حکومت پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ فیصلہ کرے کہ ملک میں لاقانونیت کی راہ روکنے اور خواتین کا تحفظ کرنے کے حوالے سے انسانی وضع کردہ قوانین ناکام ثابت ہورہے ہیں' لہٰذا حدود کے وہ قوانین جو اسلامی تعلیمات کی روشنی سے جگمگا رہے ہیں' ان کا نفاذ ہی خواتین کو تحفظ فراہم کرسکتا ہے اور اس کے ذریعہ ملک سے لاقانونیت کے خاتمہ کی سمت پیش رفت کی جاسکتی ہے' چنانچہ حکومت کو اپنے اختیار کو استعمال کرتے ہوئے حدود کے اسلامی قوانین کو نافذ کرنا چاہئے اور اس راہ میں پیش آنے والی مشکلات کے سدباب اور اس حوالے سے عوام الناس کی ذہن سازی کے لئے اسی انداز سے میڈیا کو استعمال کرنا چاہئے' جس طرح اس سے قبل تحفظ نسواں بل کی منظوری کے لئے میڈیا کے ذریعہ باقاعدہ مہم چلائی گئی تھی۔

ہم پاکستان عوام سے بھی یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ تحفظ نسواں بل کی غیر اسلامی شقوں کے خلاف آئینی حدود کے اندر رہتے ہوئے جس حد تک احتجاج کرسکتے ہوں' اس میں کمی کوتاہی نہ کریں' کیونکہ یہ بھی ملک پر اللہ کے عذاب کو مسلط ہونے سے روکنے کا ایک ذریعہ ہوسکتا ہے۔

کہیں یہ قادیانی سازش تو نہیں؟

خاصے عرصے سے اخبارات میں اس قسم کی خبریں شائع ہورہی ہیں' جن میں یہ تذکرہ ہوتا ہے کہ پاک فضائیہ کا فلاں لڑاکا طیارہ گرکر تباہ ہوگیا' جبکہ پائلٹ محفوظ رہا' بظاہر یہ حادثہ فنی خرابی بتلایا جاتا ہے' پاک فضائیہ کے پاس محدود مقدار میں لڑاکا طیارے ہیں اور وہ بھی اکثر دیگر ممالک سے درآمد کئے گئے ہیں' ملک کو اس وقت داخلی اور خارجی طور پر جن حالات کا سامنا ہے' ان میں یکے بعد دیگرے لڑاکا طیاروں کا گرکر تباہ ہوجانا کسی صورت ملک وقوم کے مفاد میں نہیں۔ قارئین کو یاد ہوگا کہ کئی دہائیاں قبل سابقہ قادیانی سربراہ مرزا ناصر کو اس وقت کے پاک فضائیہ کے قادیانی سربراہ ایئر مارشل ظفر چوہدری کی شہ پر پاک فضائیہ کے طیاروں کی سلامی دی گئی تھی' یہ واقعہ پاک فضائیہ میں قادیانیوں کے عمل دخل کا غماز تھا' اس کے بعد قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے پاکستان کے خلاف اعلان جنگ کے انداز میں یہاں افغانستان جیسے حالات پیدا کرنے کی دھمکی دی' اس تناظر میں قابل غور بات یہ ہے کہ پاک فضائیہ کے طیاروں کا وقفہ وقفہ سے گرکر تباہ ہونا کہیں قادیانی سربراہ کی دھمکی کا اثر نہ ہو' کیونکہ قادیانی ذریت اپنے سربراہ کے حکم کو پورا کرنے اور پاک فضائیہ کو بے اثر کرکے ملکی دفاع کو کمزور کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگائے گی' اس لئے جہاں ان طیاروں کی تباہی کے دیگر اسباب وعوامل کی تحقیقات ہوگی' وہاں اس حوالے سے بھی تحقیقات ہونی چاہئیں کہ کہیں ان واقعات میں ملکی دفاع کو کمزور کرنے کی قادیانی سازش تو کارفرما نہیں؟ امید ہے کہ متعلقہ حکام اس پر غور کریں گے اور ملکی دفاع کے خلاف ہونے والی تمام سازشوں کا سدباب ہر قیمت پر کریں گے۔

قابل رشک مومن کے اوصاف واخلاق

مولانا اشہد رشیدی

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میرے دوستوں میں سب سے زیادہ قابل رشک میرے نزدیک وہ مومن ہے جو ہلکا پھلکا ہو (دنیا کے بکھیڑوں میں بہت زیادہ مشغول نہ ہو) نماز کا زبردست شوقین ہو' رب ذوالجلال کی عبادت نہایت خشوع و خضوع سے کرتا ہو' تنہائیوں میں بھی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مصروف رہتا ہو' نیز عام لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہو' اس کی طرف انگلیاں نہ اٹھتی ہوں' بقدر ضرورت ہی اس کے پاس رزق ہو اور وہ اسی پر صبر کیا کرتا ہو' پھر آپ نے چٹکی بجاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ موت ایسے شخص کو جلد اپنی آغوش میں لے لیتی ہے' اس پر رونے والے کم ہی ہوتے ہیں اور وہ تھوڑا بہت ہی ترکہ چھوڑتا ہے۔''

(رواہ احمد)

تشریح:

مندرجہ بالا روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے مومن کے اوصاف بیان فرمارہے ہیں جس کی زندگی بھی قابل رشک ہے اور جس کی موت بھی قابل رشک ہے' آپ اس روایت میں سچے مسلمان کے ان اوصاف حمیدہ کو ذکر فرمارہے ہیں جن پر جتنا بھی رشک کیا جائے کم ہے' قابل رشک زندگی گزارنے والا کون ہے؟ کیا جس کے پاس مال و دولت کے انبار ہوں' حکومت و سلطنت ہو' قوت وطاقت یا حسن وجمال ہو؟ اہل دنیا کی نظر میں اگرچہ روپے پیسے' جاہ و منصب' قوت و طاقت اور حسن و جمال سے آراستہ لوگ قابل رشک ہو سکتے ہیں' لیکن اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں ان فانی چیزوں کے بجائے کچھ اور ہی خوبیاں ہیں جو انسان کی قدر ومنزلت کو بڑھادیتی ہیں اور اس کو اس عظیم مرتبہ تک پہنچادیتی ہیں جہاں تک پہنچنے کے لئے دوسرے لوگ تمنا کرنے لگتے ہیں' اس کی زندگی بھی دوسروں کے لئے قابل رشک بن جاتی ہے اور اس کی موت پر بھی لوگوں کو رشک آنے لگتا ہے۔

درج بالا روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت بہترین اور قابل رشک زندگی گزارنے والے مومن کے سات اوصاف ذکر فرماتے ہیں' جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں' جو شخص یہ چاہتا ہے کہ موت کے بعد اس کو اللہ رب العزت کی رضا اور جنت کی نعمتیں میسر آجائیں' اس کو چاہئے کہ درج ذیل اوصاف کو اپنانے کی کوشش کرے:

۱:...... خفیف الحاذ:

قابل رشک زندگی گزارنے والے مومن کی پہلی خوبی یہ ہے کہ وہ دنیا میں بہت زیادہ پھنسا ہوا نہ ہو' بلکہ دنیا میں بقدر ضرورت دلچسپی لیتا ہو' کیونکہ جو شخص جتنا کم اور مختصر کاروبار رکھے گا اور چھوٹا موٹا کام کاج کرکے اپنی ضروریات پوری کرے گا' وہ اتنا ہی تفکرات اور ذہنی الجھنوں سے محفوظ رہے گا' آج کل تو روپیہ پیسہ کمانے کا ایسا دور شروع ہوگیا ہے کہ آدمی ایک کے بعد دوسرے' تیسرے اور پھر چوتھے' پانچویں کاروبار کرنے کی' کئی کئی دکانیں کھولنے اور پارٹ ٹائم جاب کرنے میں مصروف دکھائی دیتا ہے' اسے ایک پر قناعت نہیں ہوتی' جتنا پیسہ آتا ہے' اتنا ہی ہوس بڑھتی ہے اور پھر دنیا میں الجھتا چلا جاتا ہے' تفکرات اس کو آگھیرتے ہیں اور وہ ڈپریشن کا شکار ہوجاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اطمینان وسکون سے بھرپور اس زندگی کو قابل رشک بتلا رہے ہیں جس میں انسان بہت زیادہ دنیاوی بکھیڑوں میں مبتلا نہ ہو' تفکرات اور الجھنوں سے محفوظ رہے' جس کے نتیجے میں وہ اپنے آپ کو ہلکا پھلکا محسوس کرتا ہو۔

۲:...... ذو حظ من الصلوة:

قابل رشک زندگی گزارنے والے مومن کی دوسری خوبی یہ ہے کہ وہ نماز کا بہت زیادہ رسیا ہو' فرائض کی پابندی کے ساتھ ساتھ سنن ونوافل کو بھی نہ چھوڑتا ہو' کیونکہ نماز آقائے دوجہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور فرائض اسلام میں سے سب سے اہم فریضہ ہے'

بندہ نماز کے دوران اپنے رب سے مناجات اور سرگوشی میں مصروف ہوتا ہے' اور ایک سچے عاشق کے لئے اپنے محبوب سے ہم کلام ہونے سے زیادہ پسندیدہ مشغلہ اور کیا ہوسکتا ہے؟ آج کل نماز سے نہایت غفلت برتی جارہی ہے' عوام الناس کا کیا کہنا' دین دار لوگ بھی سنن ونوافل نیز جماعت کی پابندی کا خیال نہیں کرتے' صرف الٹی سیدھی فرض نماز ادا کرکے اللہ رب العزت پر احسان جتاتے ہیں' حالانکہ قیامت کے روز سب سے پہلے نماز ہی کا حساب بے باق کیا جائے گا اور فرائض میں پائی جانے والی کوتاہی کو سنن ونوافل کے ذریعہ پورا کیا جائے گا۔

۳:......احسن عبادة ربه:

قابل رشک زندگی گزارنے والے مومن کی تیسری خوبی یہ ہے کہ وہ اپنے رب کی عبادت دل لگاکر بڑے ہی خشوع وخضوع سے کرتا ہو' نماز میں مشغول ہوتو پورے انہماک سے' تلاوت میں لگے تو پوری توجہ سے الفاظ ومعانی پر غور کرتے ہوئے' ذکرو اذکار میں مصروف ہوتو مکمل دلجمعی سے' گویا اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے اس کو اپنے سامنے موجود پاتا ہو' مرتبہ احسان کا اعلیٰ درجہ بھی یہی ہے' جیسا کہ ارشاد نبوی ہے:

"ان تعبد اللّٰہ کانک تراہ
فان لم تکن تراہ فانہ یراک۔"

ترجمہ: "اللہ کی عبادت تم اس طرح کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم اس کو نہ دیکھ سکو تو (یہ تصور دل ودماغ میں بٹھالو کہ) وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔"

لیکن عبادت کا یہ انداز اسی شخص کو میسر آسکتا ہے جو پُرسکون زندگی گزار رہا ہو' ذہنی الجھنوں اور دنیاوی جھمیلوں سے محفوظ ہو' آج کل صرف خانہ پری ہوتی ہے' ظاہری طور پر اعمال تو پائے جاتے ہیں' لیکن وہ بے وزن اور کھوکھلے ہوتے ہیں' کیونکہ دل ودماغ کی یکسوئی اور ذہنی طور پر دلجمعی کا کوئی حصہ نہیں پایا جاتا جبکہ اللہ رب العزت کے یہاں دلی جذبات اور ذہنی رجحانات ہی کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

۴:......اطاعة فی السر:

قابل رشک زندگی گزارنے والے مومن کی چوتھی خوبی یہ ہے کہ وہ تنہائی میں بھی اپنے رب کی اطاعت کرتا ہو' خلوت میں ہو یا رات کے اندھیرے میں' گھر کے اندر ہو یا لوگوں کی نظر سے پوشیدہ' ہر حال میں اللہ رب العزت کی تابعداری میں لگا رہتا ہو' کیونکہ اس کے نزدیک عبادت کا مقصد صرف اور صرف رب ذوالجلال کی خوشنودی ہے' عام لوگوں پر اپنی دین داری کا رعب ڈالنا' دکھاوا اور ریا کرنا اس کے حاشیہ خیال میں بھی نہیں ہوتا' اس کو یہ یقین ہوتا ہے کہ میرا رب مجھ کو ہر وقت دیکھ رہا ہے اور وہ صرف شکل وصورت ہی کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ دل کے احوال سے بھی واقفیت رکھتا ہے' ارادہ اور نیتوں کو جانتا ہے' کھرے کھوٹے کی اسے خوب پہچان ہے' اسی لئے وہ بندہ صادق تنہائیوں میں بھی گناہوں سے مکمل اجتناب کرتا ہے اور خشوع وخضوع کے ساتھ یاد الٰہی سے اپنے دل کو بہلاتا ہے' آج کل دھوکا دہی اتنا عام ہوگئی ہے کہ لوگ اپنے خالق ومالک کو بھی دھوکا دینے سے گریز نہیں کرتے' ظاہر وباطن میں فرق ہوتا ہے' اندر سے کچھ اور باہر سے کچھ' اسی کو سمجھداری اور عقل وخرد کی معراج تصور کیا جاتا ہے' حالانکہ اللہ رب العزت قول وفعل کے اس تضاد کو شدید ناپسند کرتے ہوئے قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

"اے ایمان والو! تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جس کو تم کرتے نہیں ہو' اللہ کو یہ چیز بڑی ناپسند ہے کہ انسان ایسی بات کہے جس پر وہ خود عمل پیرا نہ ہو۔"

(الصف:۲'۳)

۵:......وکان غامضاً فی الناس لایشار الیه بالاصابع:

قابل رشک زندگی گزارنے والے مومن کی پانچویں خوبی یہ ہے کہ وہ عام لوگوں کی نظروں سے چھپا ہوا ہو' اہل بصیرت ہی اس کی حقیقت سے واقف ہوں' تواضع' مسکنت اور انکساری کی وجہ سے لوگ اسے اہمیت نہ دیتے ہوں' نہ ہی وہ خود شہرت ومنصب کا خواہش مند ہو' حب جاہ اور حب مال سے کوسوں دور ہو' اپنی حالت کو خلق خدا سے چھپاتا ہو' نام نہاد پیروں کی طرح سے اپنی بزرگی کے جھوٹے سچے واقعات ومبشرات برسر عام بیان نہ کرتا ہو' کیونکہ یہ عمل خلوص وللّٰہیت کے منافی ہے' اس کی وجہ سے واردات قلبیہ اور الطاف ربانی کا دروازہ بند ہوجاتا ہے' اسی لئے اکابر اولیاء اللہ اپنے روحانی احوال وکیفیات کو حد درجہ چھپایا کرتے تھے' اپنے اور اپنے رب کے تعلق کو غیر اللہ پر ظاہر نہیں کیا کرتے تھے۔

۶:......رزقه کفافا:

قابل رشک زندگی گزارنے والے مومن کی چھٹی خوبی یہ ہے کہ وہ بقدر ضرورت ہی رزق کے حصول کی کوشش کرتا ہو اور جتنے سے اس کی ضرورت پوری ہوجائے' اسی پر اکتفا کرتا ہو' دنیا طلبی میں مارا مارا نہ پھرتا ہو۔

۷:......فصبر علی ذالک:

قابل رشک زندگی گزارنے والے مومن کی ساتویں خوبی یہ ہے کہ جو تھوڑا بہت بقدر ضرورت اللہ نے اس کو عطا کردیا' وہ اسی پر صبر کرلے اور مزید کے

حصول کا لالچ اس کے دل میں پیدا نہ ہو‘ اور یہ جان لے کہ جتنا میری تقدیر میں ہے‘ وہ مجھے مل رہا ہے اور تا زندگی ملتا رہے گا‘ میری مزید کوشش اور دوڑ بھاگ سے تقدیر سے زیادہ ہرگز ہرگز میرے ہاتھ نہیں لگے گا اور جتنا مقدر میں ہے وہی ملے گا‘ آج کل لوگوں نے صبر کا دامن چھوڑ دیا ہے اور بے صبری نے ان کو اس حد تک مجبور کر دیا ہے کہ وہ تقدیر پر سے ایمان کھو بیٹھے ہیں اور یہ سمجھنے لگے ہیں کہ جتنا زیادہ کوشش کریں گے اتنا آمدنی بڑھے گی‘ گویا مقدر کوئی چیز نہیں ہے‘ بے صبری کا اظہار کرتے ہوئے حد درجہ بھاگ دوڑ ہی سب کچھ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم درج بالا سات خوبیوں کو ذکر کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں کہ پھر ایسے شخص کو موت بہت جلدی سے اپنی آغوش میں لے لیتی ہے یعنی اس دنیا فانی سے رخصت ہونے اور اپنے رب سے جا ملنے میں کوئی چیز اس کے لئے رکاوٹ نہیں بنتی‘ کیونکہ لمبی آرزوئیں‘ بے تحاشا مال و دولت‘ دنیا سے حد درجہ وابستگی اور اہل دنیا سے بہت زیادہ راہ و رسم سے وہ بہت دور تھا‘ ہمہ وقت موت کی تیاری اور آخرت کی فکر اس کو اپنی جانب متوجہ کئے رہتی تھی‘ اس لئے موت اس کے واسطے نامانوس اور ناپسندیدہ نہیں رہ گئی تھی‘ اہل خانہ ہوں یا دوست احباب‘ مال و دولت ہو یا روپیہ پیسہ‘ کوئی بھی چیز اس کو خالق سے ہٹا کر اپنی محبت میں گرفتار نہ کر سکے گی‘ چنانچہ وہ برضا و رغبت وقت موعود پر دنیا سے اس حال میں رخصت ہو جائے گا کہ نہ تو اس پر رونے والے بہت زیادہ ہوں گے اور نہ ہی بہت زیادہ مال و اسباب اس نے چھوڑا ہوگا‘ کیا خوب ہے یہ زندگی اور کتنی قابل رشک ہے یہ موت! اللہ تعالیٰ ہم سب کو حسن خاتمہ کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ (آمین)

☆☆..................☆☆

نعت رسول مقبول ﷺ

مولانا امام علی دانش

خدا کی بندگی کا لطف ہرگز پا نہیں سکتے
رسول اللہ ﷺ کی سنت کو جو اپنا نہیں سکتے

مدینہ کے گلی کوچے بسے ہیں جس کی نظروں میں
کسی گلشن کے گل بوٹے اسے بہلا نہیں سکتے

ہزاروں بولہب آئیں ہزاروں بوجہل آئیں
غلامانِ محمدؐ کو کبھی بہکا نہیں سکتے

ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ کو چھوڑنے والے
نبیؐ کے پاک دامن کی ہوا بھی پا نہیں سکتے

عرب کے چاند سے نورِ ہدایت مل گیا جن کو
وہ باطل کے اندھیروں سے کبھی گھبرا نہیں سکتے

کمالاتِ نبوت ختم ہیں حضرت محمدؐ پر
کسی کے پاس جبریل امینؑ اب آ نہیں سکتے

امام الانبیاء معراج کی شب اس جگہ پہنچے
جہاں روح الامینؑ جیسے ملک بھی جا نہیں سکتے

رسول اللہ ﷺ سے جن کو محبت ہے عقیدت ہے
وہ ان کے حکم کو دانش کبھی ٹھکرا نہیں سکتے

انسانی کردار کی تشکیل میں تواضع کا کردار

انسانی کردار کی تشکیل میں تواضع کو بڑا دخل ہے' کیونکہ جب تک انسان اپنے اندر عاجزی پیدا نہیں کرتا' اس وقت تک وہ نہ دوسروں کو سکون پہنچا سکتا ہے' اور نہ خود کو ایک حلیم و بردبار شخص بنا سکتا ہے۔

جو لوگ تواضع اختیار کرتے ہیں' دوسروں کے ساتھ عاجزی وانکساری سے پیش آتے ہیں' ان سے لوگ خوش و مطمئن رہتے ہیں اور اس کا فیض محسوس کرتے ہیں۔

اس کے برعکس جو لوگ اس انسانی وصف سے منہ موڑ کر تکبر اور گھمنڈ کی راہ اختیار کرتے ہیں' وہ خلق خدا کے لئے زحمت کا باعث بنے رہتے ہیں' ایسے افراد کے قلوب سخت ہوجاتے ہیں' ان کے دلوں میں جبر وتشدد اور بربریت اپنی جگہ بنالیتی ہے' اگر ایسے لوگوں کو طاقت حاصل ہوجاتی ہے تو وہ اس کا بے جا استعمال کرتے ہیں' اپنی قوت کے نشہ میں دھت رہتے ہیں' اتراتے پھرتے ہیں' سیدھے سادے اور شریف لوگوں کو دباتے ستاتے ہیں' دوسروں کے حقوق پر ناجائز قبضے جماتے ہیں' کبھی کبھی اللہ کے کمزور بندوں کا مال بھی ہڑپ کر جاتے ہیں' اور اگر ان کو کوئی منصب' حکومت یا بادشاہت مل جاتی ہے تو وہ انسانوں سے تو کیا' اللہ کے قانون سے ٹکرانے پر کمربستہ نظر آتے ہیں' دوسری حکومتوں وسلطنتوں پر اپنا تسلط جمانے کے لئے بے دریغ قتل عام کرتے ہیں اور تباہی مچاتے ہیں' اگر ان کو دولت حاصل ہوجاتی ہے تو سینہ فخر سے پھلائے پھرتے ہیں اور پیشانی پر بل ڈال کر بات کرتے ہیں' اگر کوئی سائل یا ضرورت مند ان کے پاس آ جاتا ہے تو اسے جھڑک دیتے ہیں اور یہ بھی نہیں سوچتے کہ سائل کے جھڑکنے پر خالق دو جہاں کتنا ناراض ہوتا ہے' غور کیجئے کہ تکبر کتنی بری شے ہے اور اس سے معاشرہ میں کتنا بڑا فساد برپا ہوتا ہے۔

انسان کو تباہ کن اشیاء سے محفوظ رکھنے کے لئے اسلام نے تواضع کی تعلیم دی اور اسے بہترین عمل بتایا' عاجزی اختیار کرنے کے لئے سب سے پہلے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے

مولانا اسرار الحق قاسمی

انسان کے دل سے تکبر و نخوت کو نکال پھینکنے کے لئے انتہائی موثر تعلیمات پیش کیں اور بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا کہ اس سے بنی نوع انسان کو کتنا بڑا نقصان پہنچتا ہے' پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس کے دل میں ذرہ برابر غرور ہوگا' وہ جنت میں نہیں جائے گا' ایک شخص نے کہا: آدمی چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے اور اس کے جوتے اچھے ہوں' کیا یہ تکبر ہے؟ فرمایا: نہیں' اللہ تعالیٰ صاحب جمال ہے اور وہ خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔'' (مسلم)

غرور و تکبر کا سب سے بڑا نقصان تو یہی ہے کہ ایسا شخص جنت میں نہیں جائے گا' جبکہ انسان کی منزل جنت ہے' دنیا کی زندگی تو چند روزہ ہے' جو کسی بھی طرح گزر جائے گی' اصل زندگی تو آخرت کی ہے' وہاں انسان کو موت نہ آئے گی' وہ ہمیشہ زندہ رہے گا' اگر اسے جنت نصیب ہوگئی تو وہ بڑے مزے کے ساتھ اس میں رہے گا' کسی چیز کی اس کے لئے کمی نہ ہوگی' جس چیز کی خواہش کرے وہ اسے دستیاب ہوگی' اور جو شخص جنت سے محروم رہے گا' اس کو ناکامی کے علاوہ کچھ ہاتھ نہ لگے گا' جہنم میں داخل کئے جانے والے کو سخت قسم کے عذاب میں مبتلا رہنا ہوگا' جہاں پینے کے لئے کھولتا ہوا پانی ہوگا' خون اور پیپ ہوگی' کھانے کے لئے بڑے اور چبھتے ہوئے کانٹے ہوں گے' دہکتی ہوئی آگ ہوگی' یقیناً اس سے بڑی ناکامی اور کوئی نہیں ہوسکتی۔

غرور و تکبر کتنی خطرناک چیز ہے؟ اس کا اندازہ اس واقعہ سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم فرمایا تو اس نے تکبر سے کام لیا اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہوئے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے منع کر دیا۔

قرآن حکیم میں اس کا نقشہ اس طرح کھینچا گیا ہے:

''اس نے کہنا نہ مانا اور غرور کیا اور کافروں میں سے ہوگیا۔'' (البقرہ:۳۴)

جبکہ ابلیس' اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں میں سے تھا اور اسے بڑا مقام حاصل تھا' اس سے معلوم ہوا کہ تکبر چاہے کوئی بھی کرے' اللہ کو پسند نہیں' چاہے تکبر کرنے والا ظالم وسرکش بادشاہ ہو یا اس کی عبادت کرنے والا ہو' اس واقعہ سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ تکبر ایسی لعنت ہے جو بہترین اعمال پر غالب آجاتی ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ جب جب انسان نے غرور سے کام لیا' اللہ تعالیٰ نے اس کا غرور خاک میں ملا دیا۔ فرعون' جو اپنے زمانہ کا بڑا سرکش اور ظالم بادشاہ تھا' اللہ تعالیٰ نے حق کی دعوت کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس کے پاس بھیجا' مگر اس نے ایک نہ مانی' نتیجہ یہ کہ اسے اور اس کے لشکر کو دریائے نیل میں غرق کر دیا گیا اور اس کی لاش کو قیامت تک ان لوگوں کے لئے تازیانہ عبرت بنادیا گیا جو اللہ تعالیٰ کے خلاف علم بغاوت بلند کرتے ہیں اور اپنے اوپر گھمنڈ کرتے ہیں۔

ایسا ہی بھیانک انجام نمرود کا بھی ہوا' جس کے تکبر کا عالم یہ تھا کہ وہ اپنے آپ کو خدا سمجھتا تھا' حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسے حق کی دعوت دی' لیکن اس نے بھی اسے قبول نہ کیا اور مقابلہ آرائی پر کمربستہ ہوا' جس پر اللہ تعالیٰ نے اسے ذلت سے ہلاک کر دیا اور لوگوں کو اس کے بھیانک انجام سے عبرت کا سامان فراہم کر دیا کہ جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے مقابلہ کی جرأت کرے گا اور اپنی طاقت پر متکبر ہوگا' اس کا انجام بھیانک ہوگا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بڑی سختی کے ساتھ تکبر کرنے سے منع کیا:

"زمین میں اتراتا ہوا مت چل' نہ تو تو زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ پہاڑوں کی لمبائی کو پہنچ سکتا ہے۔" (بنی اسرائیل:۳۶)

اترا کر چلنا' سینہ پھلانا' پیشانی پر بل ڈال کر بات کرنا' سخت لہجہ میں گفتگو کرنا' کمزور و ناتواں لوگوں کو حقیر سمجھنا اور سائلوں کو جھڑکنا تکبر ہے۔

تکبر سے بچنے کے لئے شاندار حکمت عملی اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے کہ زندگی کے ہر موڑ پر تواضع سے کام لیا جائے' اگر آدمی کسی سے بات کرے تو نرمی سے بات کرے' چہرہ پر شکن نہ ڈالے' حقارت سے نہ دیکھے' کڑک دار اور سخت بات نہ کہے' اگر کسی کے ساتھ پیش آئے تو عاجزی کے ساتھ پیش آئے' اس کا یہ عمل اسے دنیا و آخرت دونوں جہان میں کامیابی سے ہمکنار کردے گا۔

کتنے افسوس کی بات ہے کہ تکبر کے اس قدر ناپسندیدہ ہونے کے باوجود خلق خدا اس لعنت میں گرفتار ہے' کسی کو ذرا سی طاقت حاصل ہوتی ہے تو وہ آپے سے باہر ہوجاتا ہے' کسی کو دولت مل جاتی ہے تو وہ اتراتا پھرتا ہے' اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے اور دوسروں کو حقیر جاننے لگتا ہے' ایسے ہی اگر اللہ تعالیٰ کسی کو علم کی دولت سے مالا مال کر دیتے ہیں تو وہ بجائے شکر بجالانے کے اپنے علم پر نازاں ہوتا ہے اور اس کے ذریعہ لوگوں پر دھاک جماتا ہے' یہی حال صاحب جمال افراد کا بھی ہے کہ وہ اپنے حسن کا مظاہرہ کرتے پھرتے ہیں اور دوسروں میں عیب نکالتے ہیں۔

بدقسمتی سے تکبر کی یہ بیماری کیا مسلم اور کیا غیر مسلم سب ہی میں بکثرت پائی جاتی ہے' عاجزی کے فقدان اور تکبر کے تصور سے معاشرہ مختلف مسائل سے دوچار ہے اور بدخلقی و اخلاقی گراوٹ کا شکار ہے۔

معاشرہ کی اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ ہر فرد اپنے اندر سے تکبر کے بھوت کو نکال کر پھینک دے اور عاجزی وانکساری پیدا کرے۔

معاشرہ کا ہر فرد غور وفکر کرے کہ سب کچھ اللہ کا ہی دیا ہوا ہے' وہی عزت دینے والا اور وہی ذلت دینے والا ہے' انسان کا اپنا کچھ نہیں ہے' پھر اسے کیا حق ہے کہ وہ اللہ کی دی ہوئی کسی بھی چیز پر غرور کرے اور اس کے ذریعہ اللہ ہی کی مخلوق کو حقیر وذلیل سمجھے۔

یہ سوچ و بچار لازمی طور سے انسان کے دماغ پر اثر چھوڑے گی' اللہ کے آگے پوری دلجمعی کے ساتھ سجدہ ریز ہونا' اس کے آگے اپنے آپ کو مجبور محض سمجھنا اور زیادہ سے زیادہ سچے دل کے ساتھ توبہ واستغفار کرنا انسان کے اندر عاجزی پیدا کر دیتا ہے۔

مولائے کریم تمام مسلمانوں میں عاجزی و تواضع پیدا فرمائے اور تکبر ونخوت سے حفاظت فرمائے۔ آمین۔

☆☆..............☆☆

ایک لاکھ برطانوی اور فرانسیسی افراد کا قبول اسلام' ممتاز پروفیسر کا انکشاف

ایک لاکھ برطانوی اور فرانسیسی افراد نے گزشتہ دہائی میں اسلام قبول کیا ہے۔ اس حقیقت کا انکشاف ممتاز پروفیسر رافیل اسرائیلی نے اپنی کتاب The Third Islamic Invasion of Europe (یورپ پر اسلام کا تیسرا حملہ) میں کیا ہے۔ انہوں نے زور دیا ہے کہ ایسا گزشتہ عشرے میں ہوا ہے۔ پروفیسر اسرائیلی کے مطابق امیگریشن اور پیدائش میں اضافہ کی وجہ سے مسلمانوں کی تعداد دوگنا ہوجائے گی۔ یورپ میں مسلم آبادی کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔

عمر رسیدہ افراد سے حسن سلوک

مولانا عمران اللہ قاسمی

آج کل ہمارے معاشرے میں اخلاق معاملات میں جس قدر کوتاہی ہورہی ہے' اتنی شاید ہی کسی اور کام میں ہو' والدین کے ساتھ بے رحمانہ سلوک' والدین کی نافرمانی' اپنے سے بڑے بھائی' بہن' رشتہ داروں کے ادب واحترام کی پامالی' اسی کے ساتھ اپنے سے زیادہ عمر والے دیگر لوگوں کے استہزا اور ان کے ساتھ بدتمیزی کے واقعات کا رونما ہونا روز افزوں ہے' ادب واحترام' اکرام و تعظیم کی جگہ بداخلاقی' بدتمیزی اور نافرمانی نے لے لی ہے اور صورت حال اس درجہ تک پہنچ گئی ہے کہ آج کل بچے اور نوجوانوں میں بہت سے تو اس بات تک سے ناواقف ہوتے ہیں کہ انہیں اپنے والدین' اعزہ اور رشتہ داروں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا چاہئے اور اپنے بڑوں کے ساتھ کس طرح ادب واحترام سے پیش آنا چاہئے؟

اس قدر اخلاقی کوتاہی اور ادب و تعظیم سے بیزاری کے نتائج کتنے خطرناک ہیں؟ اہل علم اور دانشمند طبقہ اس سے بخوبی واقف ہیں۔

آج کل لڑائی جھگڑا وغیرہ کے جو بہت سے واقعات اخبارات کی زینت بن کر ہر صبح آپ کے سامنے آتے ہیں' ان میں سے کئی کا تعلق اور اکثر کے رونما ہونے کی وجہ یہی اخلاقی کوتاہی اور ادب وتعظیم سے بیزاری ہے۔

اس برائی پر بند لگانے اور معاشرے کو اس عیب سے بچانے کے لئے اسلام نے ادب و احترام کی تعلیم دی اور انسانیت نوازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اہل ایمان کو بڑی عمر کے افراد کی عزت کرنے اور ان کا اکرام وتعظیم بجالانے کی تعلیم دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''جو شخص ہمارے چھوٹوں کے ساتھ رحم کا معاملہ نہ کرے اور بڑوں کی عزت نہ کرے اور بھلی باتوں کا حکم نہ کرے اور بری باتوں سے نہ روکے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

(ترمذی شریف)

یہ اسلام کی انسانیت نوازی اور اس کا درس احترام ہے جو اس ارشاد گرامی سے صاف طور پر ظاہر ہو رہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص کو اپنے افراد سے خارج قرار دے رہے ہیں جو چھوٹوں کے ساتھ محبت وشفقت کا برتاؤ نہ کرے بلکہ ان کے ساتھ ظلم وزیادتی سے پیش آئے' ان کی حق تلفی کرے اور اسی طرح اس شخص کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے افراد سے خارج مانا ہے جو اپنے سے بڑی عمر والوں کے ساتھ عظمت واحترام کا برتاؤ نہ کرے' ان کے ساتھ بدتمیزی سے پیش آئے' ان کی بزرگی اور عمر رسیدہ ہونے کا خیال کرکے ان کا احترام' ان کی تعظیم نہ کرے' اسی طرح امر بالمعروف کو ترک کرنے والے اور برائی سے نہ روکنے والے کی بابت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حکم فرمایا کہ وہ ہمارے افراد میں سے نہیں ہے۔

لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت جوڑنے اور نسبت کو پختہ کرنے اور اس کو برقرار رکھنے کے لئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے افراد میں خود کو شامل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو اپنایا جائے اور بچوں پر شفقت کے ساتھ ساتھ اپنے سے بڑی عمر کے لوگوں کی تعظیم کا خیال رکھا جائے۔

عمر رسیدہ لوگوں کی عظمت وفضیلت:

احترام وادب کے سلسلہ میں صرف یہ سمجھا جاتا ہے کہ والدین' بڑے بھائی اور اساتذہ یا عہدیداران ہی اس کے حق دار ہیں' ان کے علاوہ دیگر کا ادب واحترام کوئی ضروری نہیں ہے' یہ ہماری مرضی پر موقوف ہے کہ جس کا چاہیں ہم ادب ولحاظ کریں اور جس کا چاہیں ادب واحترام نہ کریں۔

اس سلسلے میں یہ بات جان لینا چاہئے کہ یہ خیال سراسر باطل' معاشرے میں فساد اور بگاڑ کو بڑھاوا دینے والا اور معاشرے کے نظام کو بدامنی کی طرف لے جانے والا ہے۔

اس بارے میں اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ آدمی چاہے کوئی عہدہ نہ رکھتا ہو اور اسی طرح

چاہے وہ والد اور بڑے بھائی یا رشتہ دار کے علاوہ کوئی اور غیر ہو لیکن عمر کے اعتبار سے بڑا ہو تو اس کا ادب واحترام کرنا چاہئے۔

دورِ نبوت اور دورِ صحابہ کرامؓ میں اس طرح کی مثالیں بکثرت ملتی ہیں‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی طور پر بھی اس کی تلقین فرمائی ہے اور موقع بموقع اس کی ہدایت بھی فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

”حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جو نوجوان کسی بوڑھے آدمی کی اس کے بڑھاپے کی بنا پر تکریم کرے تو اللہ تعالیٰ اس نوجوان کے بوڑھا ہونے پر اس کے ساتھ بھی ایسے ہی اکرام کرنے والے کو مقرر فرمائے گا۔“ (ترمذی ومشکوٰۃ شریف)

ایک دوسری روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی اس طرح منقول ہے:

”یہ بات اللہ کی عظمت میں شامل ہے کہ آدمی کسی بوڑھے مسلمان کی اس کے بڑھاپے کی بنا پر عزت کرے۔“

(مشکوٰۃ شریف)

طبرانی کی روایت ہے کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں‘ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت ابوعبیدہؓ صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے‘ آپ ؐ کے پاس ایک پیالہ لایا گیا‘ جس میں پینے کی کوئی چیز تھی‘ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پیالہ حضرت ابوعبیدہؓ کو دیا تو حضرت ابوعبیدہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! آپ کا اس پیالہ پر مجھ سے زیادہ حق ہے‘ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لے لو‘ انہوں نے پھر عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! آپ لے لیں‘ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پیو‘ کیونکہ برکت ہمارے بڑوں کے ساتھ ہے اور جو ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے اور چھوٹوں پر شفقت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (حیاۃ الصحابہؓ)

مذکورہ روایات سے عمر رسیدہ شخص کی عظمت وفضیلت پر واضح طور سے روشنی پڑتی ہے‘ ماقبل کی ایک روایت میں بوڑھے شخص کی تعظیم کو اللہ کی عظمت و کبریائی کو ملحوظ رکھنا بتایا گیا ہے‘ جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی عظمت کرنا ایک لازمی امر اور واجبی فریضہ ہے جو ایک مسلمان کے لئے لازمی اور ضروری ہے‘ اسی طرح بوڑھے مسلمان کی تعظیم کرنا اسی واجبی فریضہ کا اظہار ہے‘

اسی طرح ایک دوسری روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ برکت ہمارے بڑوں کے ساتھ ہے‘ جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر بڑوں کی عظمت کروگے تو اس برکت سے حصہ پالوگے۔

درپیش معاملہ میں بڑوں کو بات شروع کرنے کا موقع دیں:

اسلام نے بڑوں کی عظمت کا اس قدر خیال رکھا ہے کہ ہر معاملہ میں عموماً بڑوں کو ہی آگے رکھنے کی تلقین فرمائی ہے‘ کیونکہ ان کے تجربات زیادہ ہوتے ہیں اور عمر کی درازی کی بدولت وہ حالات کو زیادہ دیکھے ہوئے ہوتے ہیں‘ ان کی فکر سنجیدہ اور سوچ کی راہ مضبوط ہو چکی ہوتی ہے‘ اس سلسلے میں ایسے لوگوں کو بات شروع کرنے کا موقع دینا چاہئے۔

بخاری شریف میں ایک واقعہ مذکور ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پیش آمدہ معاملہ میں چھوٹوں سے پہلے بڑوں کو ہی بات کہنے کا موقع ملنا چاہئے‘ چنانچہ حضرت رافع بن خدیجؓ اور سہل بن ابی حثمہؓ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن سہلؓ اور محیصہ ابن مسعودؓ دونوں خیبر آئے اور کھجور کے باغات میں ایک دوسرے سے بچھڑ گئے اور پھر عبداللہ بن سہلؓ قتل کردیئے گئے (یعنی تنہا دیکھ کر کسی نے قتل کر ڈالا) اب حضرت عبدالرحمن بن سہلؓ اور حویصہ اور محیصہ جو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے صاحبزادے ہیں‘ یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور اپنے ساتھی عبداللہ بن سہلؓ کے قتل کئے جانے کے بارے میں بات کرنے لگے‘ اس موقع پر حضرت عبدالرحمن بن سہلؓ نے گفتگو کا آغاز کیا‘ حالانکہ یہ سب سے چھوٹے تھے‘ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں میں جو بڑی عمر کے ہیں ان کو بولنے دو۔ (بخاری شریف)

مطلب یہ ہوا کہ مجلس میں جب کوئی بات پیش کرنے کا معاملہ ہو تو بڑی عمر کے لوگوں کو مقدم کرنا چاہئے تاکہ وہ بات کو صحیح ڈھنگ سے پیش کرسکیں اور ان کا ادب واحترام بھی ملحوظ رہے۔

بڑی عمر والے کو سردار بنانا:

حضرت امام بخاریؒ نے اپنی کتاب ”الادب المفرد“ میں نقل کیا ہے کہ حضرت حکیم بن قیس بن عاصمؒ روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد نے مرتے وقت اپنی اولاد کو وصیت کی اور کہا:

اللہ سے ڈرو اور اپنے سے بڑی عمر والوں کو اپنا بڑا بناؤ (یعنی ہر بات میں ان کو آگے رکھو) کیونکہ لوگ جب اپنے بڑوں کو سردار تسلیم کرتے ہیں تو وہ اپنے آباؤ اجداد کی صحیح نیابت

کرتے ہیں (ان کی روایات کو برقرار رکھتے ہیں) اور جب اپنے چھوٹوں کو سردار بناتے ہیں تو ان کا درجہ برابر والوں کی نگاہ میں کم ہو جاتا ہے، اپنے پاس مال رکھو اور اس کو حاصل کرو کیونکہ مال سے کریم اور سخی آدمی کو شرافت ملتی ہے اور اسی کی وجہ سے آدمی کسی کمینہ اور بخیل آدمی کا ضرورت مند نہیں رہتا اور لوگوں سے کچھ نہ مانگنا، کیونکہ یہ انسان کی کمائی کا سب سے ادنیٰ اور گھٹیا درجہ ہے اور جب میں مر جاؤں تو مجھ پر نوحہ نہ کرنا کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی پر نوحہ نہیں کیا اور جب میں مر جاؤں تو مجھ کو کسی ایسی جگہ دفن کرنا جس کا قبیلہ بنو بکر بن وائل کو پتا نہ چل سکے (تاکہ وہ میری قبر کے ساتھ کوئی نامناسب حرکت نہ کریں) کیونکہ میں زمانہ جاہلیت میں ان کو غافل دیکھ کر ان پر چھاپے مارا کرتا تھا۔ (الادب المفرد)

یہ وہ صورتیں ہیں جن مواقع پر بڑی عمر کے لوگوں کا خیال رکھنا ضروری ہے تاکہ ان کی تعظیم کے خلاف نہ ہو۔

لیکن اس موقع پر یہ بھی خیال رکھنا ضروری ہے کہ بڑی عمر کے لوگوں میں سردار بننے کی لیاقت ہو اور اس ذمہ داری کو بخوبی نبھا سکتے ہوں ورنہ تو یہ کوئی لازم اور ضروری نہیں ہے اور نہ ہی اس کے خلاف سے ان کی تعظیم میں کوئی خلل واقع ہوگا۔

اسی طرح مجلس میں بڑی عمر والوں کو پہلے بات کہنے کا موقع دینا بھی اس وقت ہے جب کہ وہ معاملہ سے اچھی طرح واقف ہوں اور اس معاملہ کو بحسن وخوبی وہ بیان بھی کر سکتے ہوں، اگر ایسا نہ ہو تو چھوٹی عمر کے لوگوں کو بھی سردار بنایا جا سکتا ہے اور مجلس میں ان کو بھی بات کہنے کا موقع دیا جا سکتا ہے۔

☆☆..........☆☆

شہید اسلام، حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

”جس شخص نے کہا کہ قادیانی، مسلمانوں سے اچھے ہیں، وہ خود قادیانیوں سے بدتر کافر ہو گیا، مرزائیوں کی حیثیت ذمیوں کی نہیں، بلکہ محارب کافروں کی ہے اور محاربین سے کسی قسم کا تعلق رکھنا شرعاً جائز نہیں۔“

مساجد کے لئے
خاص رعایت

جبار کارپٹس

ڈیلرز:
مون لائٹ کارپٹ
نیر کارپٹ
ثمر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ
یونی ٹیک کارپٹ

پتہ:
این آر ایونیو، نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک ”جی“، برکات حیدری، ناظم آباد
فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503
E-mail :jabbarcarpet@cyber.net.pk

درسِ عبرت

مفتی محمد عفان منصور پوری

خلیفۂ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عنقریب وفات ہوئی ہے' مدینہ منورہ ہی نہیں بلکہ پورا عالم اسلام سوگوار ہے' مملکت اسلامیہ کے کونے کونے سے تعزیتی وفود کی آمد آمد ہے' سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ امیر المومنین نامزد کئے جاچکے ہیں' لوگ آتے ہیں' تعزیت پیش کرتے ہیں اور خلیفہ ثانی کے ہاتھ پر بیعت ہوجاتے ہیں' ایک دن صبح کے وقت بہت سے وفود کے ساتھ ''بحرین'' کا بھی ایک وفد آیا' امیر المومنین ہر آنے والے کی بات کو بغور سماعت فرماتے اور بھرپور توجہ دیتے' محض اس امید میں کہ ہوسکتا ہے کہ یہ مجھے کسی خیر کا مشورہ دے' کوئی نفع بخش بات بتائے' دل پذیر نصیحت کرے یا مفید نظریہ پیش کرے' بہت سے لوگوں کی باتیں سنیں لیکن کوئی قابل ذکر بات سامنے نہ آئی۔

کچھ دیر بعد آپ نے دور بیٹھے ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا' جس کے چہرے کی خاموشی میں نہ جانے آپ نے کیا پڑھ لیا تھا' فرمایا: ''تم بھی کچھ کہو' جو تمہارے دل میں ہے' اس کا اظہار کرو'' تو اس نوجوان نے اللہ رب العزت کی کبریائی اور حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد عرض کیا:

''اے امیر المومنین! امت کی قیادت و سیادت کی ذمہ داری آپ کو بطور آزمائش دی گئی ہے' اس وادی میں آپ پھونک پھونک کر قدم رکھئے اور ہر لمحہ رب کائنات سے ڈرتے رہئے اور یہ یقین رکھئے کہ اگر ویرانۂ فرات کے کنارے کوئی بکری بھی گم ہوتی ہے تو قیامت کے دن اس کے متعلق آپ سے سوال کیا جائے گا۔''

یہ سن کر امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور فرمایا: جب سے میں مسلمانوں کا بادشاہ خلیفہ بنایا گیا ہوں تمہاری جیسی مبنی برحقیقت بات مجھ سے کسی نے نہیں کہی' ذرا اپنا نام بتاؤ؟

نوجوان نے جواب دیا: مجھے ربیع بن زیاد حارثی کہتے ہیں۔

مجلس ختم ہونے کے بعد امیر المومنین نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو طلب کیا اور فرمایا:

''ربیع بن زیاد حارثی کے احوال معلوم کرو' اگر یہ واقعتاً سچا ہے تو بڑے کام کا آدمی ہے اور خاص طور سے امور سلطنت کی انجام دہی میں اس کی رائے' مشورہ' حق گوئی اور جرأت مندانہ کردار ہمارے لئے بہت مفید ہوگا' اس لئے میری رائے یہ ہے کہ اس سے کام لیا جائے۔''

چنانچہ حضرت ربیع بن زیاد حارثی رضی اللہ عنہ نے اسلام میں جو عظیم معرکے سر کئے ہیں' وہ تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھے گئے ہیں۔

(حیاۃ الصحابہؓ)

یہ واقعہ مشیر کار متعین کرنے میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے' آج کل کا ماحول ایسا بن گیا ہے کہ جو آدمی بھی اپنے حاکم' فرمانروا اور قائد کی سچی جھوٹی تعریف کرتا ہے' اس کی ہاں میں ہاں ملاتا ہے اور اس کے غلط کو صحیح کہتا ہے وہی اس کا مشیر خاص' رازداں اور معتمد سمجھا جاتا ہے اور جس نے اخلاص کے ساتھ اسے صحیح مشورہ دے دیا جو بظاہر اس کے نظریہ سے متصادم دکھائی دیتا ہو یا اس کی کسی غلطی پر تنبیہ کردی یا اس کے خیالی منصوبوں کے خلاف کوئی دوسری راہ عمل متعین کرنے کی بات کہی تو اس سے بڑا مخالف اور نقصان پہنچانے والا کسی دوسرے کو نہیں سمجھا جاتا' حالانکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عمل سے ہمیں یہ رہنمائی ملتی ہے کہ جو آدمی ذمہ داری کا احساس دلا رہا ہو اور معاملہ کی نزاکت کو ذہن میں رکھتے ہوئے محتاط اور غیر جانبدار رہنے کی تلقین کررہا ہو' ایسے آدمی کی رائے کو مخالفت پر محمول نہ کرکے اہمیت کی نگاہ سے دیکھنا چاہئے اور اس کے سوز دروں کا

ادراک کرکے سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے اور زندگی کے سفر میں پیش آنے والی پیچیدگیوں سے باہر آنے کے لئے ایسے ہی لوگوں کے مشوروں کو کام میں لانا چاہئے۔

جو لوگ منہ دیکھی باتیں کرتے ہیں' سامنے تعریفوں کے پل باندھتے ہیں اور فریق مخالف کی تنقیص وتوہین سے نہیں جھجکتے وہ کبھی اپنے مشورہ اور رائے میں مخلص نہیں ہوسکتے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی ایام تھے' حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور عرض کیا:

''اے خلیفۃ المسلمین! لوگوں کے حقوق کی ادائیگی کی بابت باری تعالیٰ سے ڈرتے رہئے اور حقوق اللہ کی ادائیگی کے سلسلہ میں کسی کی ملامت کا خوف نہ کیجئے۔

آپ کے قول وفعل میں تضاد ہرگز نہ ہونا چاہئے' اس لئے کہ بہترین قول وہ ہے جس کی فعل تصدیق کردے۔

اے عمر فاروق! اللہ تعالیٰ نے آپ کو جن مسلمانوں کا والی بنایا ہے' ان کے معاملات میں غیر معمولی دلچسپی کا مظاہرہ کیجئے اور جو چیزیں آپ اپنے اور اپنے گھر والوں کے لئے پسند فرماتے ہیں' وہی ان کے لئے بھی اختیار فرمائیے' اور جن چیزوں کو آپ اپنے گھر والوں کے لئے ناپسند گمان کرتے ہیں وہ ان کے لئے بھی ناپسند سمجھئے' اور حق کی تلاش میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیجئے۔''

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے سعید! ایسا کرنے کی کون صلاحیت رکھتا ہے؟

حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

''یہ کام تو آپ جیسا آدمی ہی کرسکتا ہے' جس کو اللہ رب العزت نے امت محمدیہ کا والی بنایا ہو۔''

اس موقع پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ سے امور سلطنت میں معاونت کا مطالبہ کیا اور فرمایا: ہم تمہیں ''حمص'' کا والی بناتے ہیں۔

حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: امیر المومنین! آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ مجھے فتنہ میں مبتلا مت کیجئے اور دنیوی امور میں مجھے ذمہ دار مت بنائیے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ناراض ہوگئے اور فرمایا:

''تم بھی عجیب لوگ ہو' میری گردن میں تو امارت وسلطنت کا قلادہ ڈال دیا اور خود بچتے پھر رہے ہو' بخدا! میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔''

چنانچہ ان کو حمص کا والی بنادیا گیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: کچھ وظیفہ آپ کے لئے متعین کردیں؟ عرض کیا: امیر المومنین! میں اس کا کیا کروں گا؟ اس لئے کہ فی الحال بیت المال سے جو بھی رقم مجھے ملتی ہے' وہ میری ضروریات سے زائد ہے۔

کچھ ہی دن گزرے تھے کہ امیر المومنین کے پاس ''حمص'' کے کچھ قابل اعتماد لوگوں کا ایک وفد آیا' سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اپنے علاقہ کے کچھ فقیر ونادار لوگوں کا نام لکھ کردو تاکہ ان کی ضروریات پوری کی جاسکیں' چنانچہ ان لوگوں نے فقراء کی فہرست تیار کرکے دی اور اس میں حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کا نام بھی لکھا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے از راہ تعجب پوچھا: یہ سعید بن عامر کون ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا: ہمارے امیر ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا واقعی تمہارے امیر فقیر ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! خدا کی قسم کئی کئی دن ان پر ایسے گزر جاتے ہیں کہ گھر میں آگ تک نہیں جلتی۔

یہ سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اتنا روئے کہ داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی' فوراً دس ہزار دینار کا انتظام کیا اور لوگوں سے کہا کہ: سعید بن عامر سے میرا سلام کہنا اور میری طرف سے یہ رقم دے دینا تاکہ وہ اس سے اپنی ضروریات پوری کرسکیں۔

جب یہ لوگ رقم لے کر حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور ان کی خدمت میں یہ ہدیہ پیش کیا تو وہ زور زور سے ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھنے لگے اور تھیلے کو اپنے سے دور کردیا' ایسا محسوس ہوتا تھا کہ کوئی ناگہانی مصیبت یا آفت آگئی ہے' بیوی نے یہ احوال دیکھے تو سراسیمہ ہوگئی اور پوچھا: آپ کو کیا ہوا؟ کیوں اتنا آزردہ خاطر ہیں؟ کیا امیر المومنین کا انتقال ہوگیا ہے؟ یا کوئی اور بات ہے؟

حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے بھی بڑا واقعہ پیش آیا' بیوی نے پوچھا: کیا مسلمان کسی حادثہ سے دوچار ہوگئے ہیں؟ فرمایا: اس سے بھی بھاری چیز پیش آئی ہے' بیوی نے کہا: اس سے بھاری کیا چیز ہوسکتی ہے؟ فرمایا: میری آخرت کو بگاڑنے کے لئے دنیا میرے اندر داخل ہوگئی ہے اور میرا گھر بھی فتنہ سے خالی نہیں رہا' بیوی نے کہا: ایسی چیزوں سے چھٹکارا حاصل کرلیجئے' حالانکہ بیوی کو اب تک ان

دنانیر کے سلسلہ میں کوئی علم نہیں تھا۔

چنانچہ حضرت سعید بن بن عامر رضی اللہ عنہ نے اس رقم کو ایک تھیلے میں ڈالا اور فقراء مسلمین میں تقسیم کر دیا' اس کے بعد ہی انہیں چین حاصل ہوا۔

یہی سعید بن عامر رضی اللہ عنہ ہیں' جن کے بارے میں حمص کے کچھ لوگوں نے امیر المومنین سے چار چیزوں کے متعلق شکایت کی تھی:

۱:...... دن چڑھنے کے بعد ہی یہ اپنے دفتر میں آتے ہیں اور معاملات حل کرتے ہیں۔

۲:...... رات میں کسی کا کام نہیں کرتے۔

۳:...... مہینہ میں ایک دن چھٹی کرتے ہیں۔

۴:...... کسی بھی وقت ان پر غشی کی عجیب کیفیت طاری ہو جاتی ہے' جس کے نتیجہ میں یہ آس پاس کے احوال سے بھی بے خبر ہو جاتے ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس شکایت کا نوٹس لیا اور اپنے دورۂ شام کے موقع پر حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ سے ان چیزوں کے متعلق دریافت کیا اور پوچھا کہ: صبح کو دیر سے آنے کا معمول کیوں بنا رکھا ہے؟

حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کچھ دیر خاموش رہے' پھر عرض کیا:

”میں اس راز کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا' لیکن اب آپ پوچھ رہے ہیں تو بتاتا ہوں' دراصل بات یہ ہے کہ میرے گھر میں کوئی خادم نہیں ہے' میں صبح کو اٹھ کر آٹا گوندھتا ہوں' پھر کچھ دیر اس کے خمیر ہونے کا انتظار کرتا ہوں' پھر روٹی پکا کر کھاتا ہوں' پھر وضو وغیرہ سے فارغ ہو کر لوگوں کے درمیان آتا ہوں۔

رہا دوسرا اعتراض کہ میں رات میں کسی کا کام نہیں کرتا' تو اس کا جواب یہ ہے کہ میرا دن مخلوق خدا کی خدمت کے لئے وقف ہے اور میری رات خالق کائنات کی عبادت میں گزرتی ہے۔

اور جہاں تک لوگوں کی یہ شکایت ہے کہ میں مہینہ میں ایک دن کی چھٹی کرتا ہوں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میرے پاس کوئی خادم نہیں ہے اور اس کپڑے کے علاوہ جو میرے بدن پر ہے' کوئی دوسرا کپڑا نہیں ہے' تو میں مہینہ میں ایک مرتبہ اس کپڑے کو دھوتا ہوں' پھر اس کے سوکھنے کا انتظار کرتا ہوں' پھر اسے پہن کر سامنے آتا ہوں اور اسی میں شام ہو جاتی ہے۔

اب رہ گئی سب سے آخری بات کہ بعض مرتبہ میں گم صم ہو کر گرد و پیش کے احوال سے بھی بے خبر ہو جاتا ہوں' تو اس کا سبب یہ ہے کہ میں نے حالت کفر میں حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا منظر دیکھا تھا کہ قریش مکہ ان کے جسم کے ایک حصہ کو کاٹتے تھے اور پھر ان سے پوچھتے تھے: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ محمد تمہاری جگہ ہوں؟ تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ جواب دیتے تھے: خدا کی قسم! مجھے تو یہ بھی گوارا نہیں کہ میں اپنے بال بچوں میں ہنسی خوشی رہوں اور میرے آقا و مولا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک میں کوئی خار چبھ جائے۔ امیر المومنین! جب وہ دن مجھے یاد آ جاتا ہے تو میرا چین و سکون غارت ہو جاتا ہے' غشی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور یہ خیال ستاتا رہتا ہے کہ میں نے اس موقع پر خبیبؓ کی مدد کیوں نہ کی' شاید اس وجہ سے باری تعالیٰ میری مغفرت نہ کریں۔“

شکایت کرنے والوں نے جب یہ جوابات سنے تو اپنے کئے پر بڑے نادم و پشیمان ہوئے اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ سعید بن عامر رضی اللہ عنہ سے بدگمانی نہ ہوئی۔ (حیاۃ الصحابہؓ)

حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ از اوّل تا آخر عبرت و موعظت سے لبریز ہے' ذرا غور کیجئے! ایک عام آدمی بادشاہ وقت کو نصیحت کرتے ہوئے یہ کہہ رہا ہے کہ آپ کا ظاہر و باطن یکساں ہونا چاہئے' قول و فعل میں تضاد نہ ہونا چاہئے اور امت مسلمہ کے ہر ہر فرد کی خوشی و غمی آپ کی اپنی خوشی اور غمی ہونا چاہئے' بادشاہ وقت اس نصیحت کو سنتا ہی نہیں بلکہ ناصح کو اپنا عزیز بنا لیتا ہے اور امور سلطنت میں معاونت کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔

حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ دیار شام کے گورنر بنا دیئے جاتے ہیں' سارا خزانہ بیت المال ان کے قبضہ میں ہے اور گھر کی صورت حال یہ ہے کہ کھانے کو روٹی نہیں' پہننے کو کپڑے نہیں اور خرچ کرنے کو پیسے نہیں' ملّی تنظیموں' اداروں' مدرسوں اور جماعتوں کے ذمہ داروں کے لئے حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کا یہ عمل درس عبرت ہے۔

☆☆......☆☆

مرزا قادیانی کی ہیضہ کی حالت میں منہ مانگی موت

قادیانی لنکا میں چھوٹے بڑے کی کوئی تمیز نہیں۔ دجل وفریب اور کذب وافتراء کے لحاظ سے ہر مرزائی باون گز کا ہے' لیکن خلافت مآب کی بارگاہ میں عزت وتوقیر اس مرزائی کی ہوتی ہے' اور تنخواہ میں اضافہ بھی اسی کا ہوتا ہے' جو مغالطہ دہی اور کذب بیانی میں ید طولیٰ رکھتا ہو۔ اس دوڑ میں ہر قادیانی مبلغ' ہر مدرس' ہر مفتی ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ بڑھاپا' قبر میں لے جانے والی بیماری' قیامت کی باز پرس اور جہنم کی دہکتی ہوئی آگ کے شعلوں کا خیال بھی ان کے سدراہ نہیں ہوتے۔

مرزائیوں کا ستر' بہتر سالہ مفتی محمد صادق (برعکس نام نہند زنگی کافور) قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہے لیکن مرزا محمود کو خوش کرنے کے لئے اپنے نامہ اعمال کو افتراء وکذب بیانی کے باعث تاریک سے تاریک تر کرتا چلا جارہا ہے (یہ تحریر اس کی زندگی میں لکھی گئی تھی)۔

چنانچہ قادیانی نبوت کے سرکاری آرگن ''الفضل'' میں ''مفتی کاذب'' نے ''مخالفین احمدیت کی غلط بیانی'' کے عنوان سے ایک مضمون دھر گھسیٹا۔ آپ رقم طراز ہیں:

''آج کل مخالفین سلسلہ حقہ نے جو دروغ گوئی کے ساتھ ہمارے خلاف باتیں پھیلانی شروع کی ہیں' ان میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ حضرت مرزا صاحب (مرزا غلام احمد قادیانی) مرض ''ہیضہ'' سے فوت ہوئے تھے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی وفات لاہور میں ہوئی تھی' اور میں اور دیگر احباب اس وقت حضور (مرزا قادیانی) کے پاس موجود تھے۔ حضور جب کبھی دماغی محنت کیا کرتے تھے تو عموماً آپ کو دوران سر اور اسہال کا مرض ہوجاتا تھا۔ چنانچہ لاہور میں جب حضور لیکچر کا مضمون تیار کررہے تھے تو کثرت دماغی محنت کے سبب آپ کی طبیعت خراب ہوگئی اور

حضرت مولانا لال حسین اختر

دوران سر اور اسہال کا مرض ہوگیا اور اس مرض کے علاج کے لئے جو ڈاکٹر بلایا گیا تھا وہ انگریز لاہور کا سول سرجن تھا اور چونکہ بعض مخالفین نے اس وقت بھی یہ شور مچایا تھا کہ آپ کو ''ہیضہ'' ہوگیا ہے۔ اس لئے صاحب سول سرجن نے یہ لکھ دیا کہ آپ کو ہیضہ نہیں ہوا' اور وفات کے بعد آپ کی نعش مبارک ریل میں بٹالہ تک پہنچائی گئی' اگر ہیضہ ہوتا تو ریل والے نعش مبارک کو بک نہ کرتے۔ پس مخالفین کا یہ کہنا بالکل جھوٹ ہے کہ حضور ''ہیضہ'' سے فوت ہوئے۔'' (مفتی محمد صادق ربوہ ۲۲/جنوری ۱۹۵۱ء الفضل ۱۱/فروری ۱۹۵۱ء ص ۵)

قادیانی مفتی نے کس قدر جسارت اور دیدہ دلیری سے ایک مسلمہ حقیقت پر خاک ڈالنے کی ناکام کوشش کی ہے' وہ مرزائی ہی کیا ہوا جو حق کو کذب بیانی کے پردہ میں چھپانے کی کوشش نہ کرے۔ خود جھوٹ کا مرتکب ہونا اور الزام دوسروں پر لگانا قادیانیوں کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ ان کی یہ چال بازیاں ان کے دجل وفریب اور کذب وافتراء کی غمازی کرتی نظر آتی ہیں۔ انگریزی نبوت کے گنبد میں بیٹھ کر قادیانی یہ سمجھتے ہیں کہ ہم مستور ہیں' ہمیں کوئی نہیں دیکھتا' جائز وناجائز جو چاہیں کرتے چلے جائیں۔ انہیں کیا معلوم کہ ختم نبوت کے خدام مرزائیوں کے راز ہائے دروں پردہ کو مرزائیوں سے زیادہ جانتے ہیں:

جلوے مری نگاہ میں کون ومکاں کے ہیں
مجھ سے کہاں چھپیں گے وہ ایسے کہاں کے ہیں

مرزا کی مرض موت ''ہیضہ'' کو چھپانے کے لئے مفتی کاذب نے دوران سر اور اسہال کا لبادہ اوڑھا دیا' اور یہ نہ سمجھا کہ ''ان کے حضرت'' کے ''اسہال'' ہی ''ہیضہ'' کی نشاندہی کررہے ہیں۔ مفتی صاحب نے اسہال کا ذکر تو کردیا لیکن ظلی وبروزی مصلحت کے پیش نظر اپنے ''مسیح موعود'' کی ''قے'' کو ہضم کرگئے۔ حالانکہ مرتے وقت مرزا صاحب کے گرد قے اور دست دونوں نے گھیرا ڈال رکھا تھا'

جیسا کہ خود مرزا جی کی اہلیہ اور مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان کی والدہ نے فرمایا۔ مرزا بشیر احمد ایم اے بن مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود کی وفات کا ذکر آیا تو والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا' مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے' اور میں بھی سو گئی' لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کے لئے آپ پاخانہ تشریف لے گئے۔..... اور میں آپ کے پاؤں دبانے کے لئے بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا: تم اب سو جاؤ' میں نے کہا: نہیں' میں دباتی ہوں' اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا' مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہ جاسکتے تھے۔ اس لئے میں نے چارپائی کے پاس ہی انتظام کردیا اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی' مگر ضعف بہت ہوگیا تھا' اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی۔ جب آپ قے سے فارغ ہوکر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہوگئی۔" (سیرت المہدی مرتبہ مرزا بشیر احمد ایم اے طبع دوم ص۱۱' جلد اول)

مرزائیو! بتاؤ کہ دست اور قے دونوں تھے یا نہیں؟ اگر آپ اس "قادیانی معجون مرکب" کو ہیضہ کے نام سے موسوم نہیں کرتے' تو فرمایئے کہ "مرزائی نبوت" کی اصطلاح میں دست و قے کی اس مہلک بیماری کا کیا نام ہے؟ رہا قادیانی مفتی صاحب کا فرمان کہ:

الف:.....انگریز ڈاکٹر نے لکھ دیا کہ ہیضہ نہیں ہوا۔

ب:..... اگر ہیضہ سے موت ہوتی تو ریل والے نعش کو بک نہ کرتے۔

یہ دونوں عذر لنگ ہیں۔ نہ معلوم قادیانی مفتی نے بہتر سالہ عمر کس جنت الحمقاء میں بسر فرمائی ہے؟ از راہ کرم تکلیف فرماکر اپنے "امیر المومنین خلیفۃ المسیح" ہی سے دریافت فرمالیتے کہ سفارشات اور رشوت سے کیسے کیسے کٹھن اور مشکل کام فوراً سرانجام پذیر ہوسکتے ہیں۔

معمولی قادیانیوں کا کیا ذکر؟ جب ان کے "بڑے حضرت" نے محترمہ محمدی بیگم کے ساتھ نکاح کروانے کے لئے محمدی بیگم کے حقیقی ماموں کو رشوت یا انعام کا لالچ دے کر نکاح کرانے سے دریغ نہ کیا' تو چھوٹے "حضرتوں" نے انگریز ڈاکٹر اور انگریز اسٹیشن ماسٹر کو رشوت یا انعام دے کر مرزا جی کی نعش کو "دجال کے گدھے" پر لدوا دیا تو کون سے تعجب کی بات ہے؟ اگر ایسی ہی شہادتوں سے آپ اپنے "مسیح موعود" کی صداقت پیش کرنا چاہیں تو آپ کو دنیا میں ہزاروں فرنگی ایسے مل جائیں گے' جو انعام یا رشوت لے کر لاؤڈ اسپیکروں کے ذریعہ قادیانی مسیحیت کا ڈھنڈورا پیٹ دیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتے ہیں:

"بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ ایک دفعہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب جالندھر جاکر قریباً ایک ماہ ٹھہرے تھے اور ان دنوں میں محمدی بیگم کے ایک حقیقی ماموں نے محمدی بیگم کا حضرت صاحب سے رشتہ کرادینے کی کوشش کی تھی' مگر کامیاب نہیں ہوا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے کہ جب محمدی بیگم کا والد مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری زندہ تھا اور ابھی محمدی بیگم کا مرزا سلطان محمد سے رشتہ نہیں ہوا تھا۔ محمدی بیگم کا یہ ماموں جالندھر اور ہوشیارپور کے درمیان یکے میں آیا جایا کرتا تھا اور وہ حضرت صاحب سے کچھ انعام کا بھی خواہاں تھا اور چونکہ محمدی بیگم کے نکاح کا عقدہ زیادہ تر اسی شخص کے ہاتھ میں تھا' اس لئے حضرت صاحب نے اس سے کچھ انعام کا وعدہ بھی کرلیا تھا۔" (سیرت المہدی حصہ اول طبع دوم ص۱۹۲'۱۹۳)

یہ گھر کی شہادت بآواز بلند اعلان کررہی ہے کہ محمدی بیگم کے ساتھ نکاح کرانے کے لئے مرزا غلام احمد صاحب محمدی بیگم کے ماموں کو انعام یا رشوت دینے کے لئے تیار تھے۔

مرزائیو! اللہ کے لئے غور کرو کہ پہلے اللہ تعالیٰ کے نام سے محمدی بیگم کے نکاح کی پیشگوئی شائع کرنا' بعدہ انعام' رشوت اور روپے کے لالچ سے نکاح کی کوشش کرنا کسی راست باز انسان کا کام ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں' جیسا کہ خود مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ:

"ہم ایسے مرشد کو اور ساتھ ہی ایسے مرید کو کتوں سے بدتر اور نہایت ناپاک زندگی والا خیال کرتے ہیں کہ جو اپنے گھر سے پیشگوئیاں بنا کر پھر اپنے ہاتھ سے' اپنے مکر سے' اپنے فریب سے ان کے پوری ہونے کے لئے کوشش کرے اور

کراوے۔" (سراج منیر مصنفہ مرزا غلام احمد طبع سوم ص ۲۳' روحانی خزائن ص ۲۷ ج ۱۲)

مرزائی' ریل گاڑی کو "دجال کا گدھا" کہتے ہیں۔ "گدھا دجال کا اور اس پر نعش مرزا غلام احمد قادیانی کی" کیا ہی صحیح مقولہ ہے: حق بحقدار رسید (اختر)۔

مفتی جی! آپ اپنے "مسیح موعود وام المومنین" اور "قادیانی خاندان نبوت" کو چھوڑ کر فرنگی گواہوں کی پناہ کیوں لے رہے ہیں؟ عیسائیوں سے سازباز تو نہیں کر رکھا؟ جب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی اہلیہ صاحبہ فرماتی ہیں اور صاحبزادہ بشیر احمد مشتہر کرتے ہیں کہ مرزا صاحب آنجہانی کی موت دست وقے سے ہوئی' تو کیا ہیضہ کے سر پر سینگ ہوا کرتے ہیں؟ اگر لفظ ہیضہ کے بغیر آپ کی تسلی وتشفی نہیں ہوسکتی تو لیجئے مرزا غلام احمد قادیانی کے خسر' مرزا محمود احمد قادیانی کے نانا میر ناصر نواب کے واسطہ سے خود مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے مرض موت کا نام "ہیضہ" تجویز فرمایا۔ قادیانی غلو کی عینک اتار کر مندرجہ ذیل عبارت پڑھئے اور سو بار سوچ کر بتایئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی موت ہیضہ سے ہوئی یا نہیں؟ مرزا غلام احمد قادیانی کے خسر میر ناصر نواب اپنی خود نوشت سوانح حیات میں تحریر فرماتے ہیں:

"حضرت صاحب! جس رات کو بیمار ہوئے' اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا۔ جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا تھا۔ جب میں حضرت صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: "میر صاحب! مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا ہے۔" اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے کے بعد آپ کا انتقال ہوگیا۔ ایک طرف تو ہم پر آپ کے انتقال کی مصیبت پڑی تھی' دوسری طرف لاہور کے شورہ پشت اور بدمعاش لوگوں نے بڑا غل غپاڑہ اور شوروشر برپا کیا تھا اور ہمارے گھر کو گھیر رکھا تھا کہ ناگہاں سرکاری پولیس ہماری حفاظت کے لئے رحمت الٰہی سے آن پہنچی۔" (حیات ناصر ص ۱۴' ۱۵' تاریخ اشاعت دسمبر ۱۹۲۷ء)

کیا مرزائی' ان کا کاذب مفتی' ان کا خلیفہ اور ان کا اخبار الفضل اب بھی پرانی رٹ لگاتے رہیں گے کہ قادیانی مسیح موعود کی موت ہیضہ سے نہیں ہوئی؟ اب تو جادو سر چڑھ کر بول رہا ہے۔

آخری فیصلہ:

لطف یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۵/اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار بعنوان مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ شائع کیا تھا۔ اس اشتہار میں مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے:

"اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں' جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں' تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہوجاؤں گا' مگر اے میرے کامل اور صادق خدا! اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں' جو مجھ پر لگاتا ہے' حق پر نہیں' تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر' مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے۔" (مجموعہ اشتہارات ص ۵۷۹' ۵۷۸ ج ۳)

طاعون نے بھی مرزا غلام احمد قادیانی سے دست پنجہ لیا تھا' جیسا کہ انہوں نے سیٹھ عبدالرحمن مدارسی کو لکھا:

"اس طرف طاعون کا بہت زور ہے' سنا ہے ایک دو مشتبہ وارداتیں امرتسر میں بھی ہوئی ہیں' چند روز ہوئے ہیں' میرے بدن پر بھی ایک گلٹی نکلی تھی' پہلے کچھ خوفناک آثار معلوم ہوئے' مگر پھر خداتعالیٰ کے فضل سے اس کا زور جاتا رہا۔ یہ ایک جدا ہاتھ میں غدود پھول گئے تھے اور یہ طاعون جوڑوں میں ہوتی ہے۔" (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اول ص ۱۵)

مرزا جی کے مندرجہ بالا الفاظ اعلان کر رہے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی' مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کے لئے طاعون اور ہیضہ کی دعا کرتے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے قبولیت دعا کا رخ مولانا ثناء اللہ صاحب کی بجائے خود متنبی قادیانی کی طرف پھیر دیا۔ ہیضہ نے مرزا جی کو آدبوچا اور وہ ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء کو ہیضہ سمیت اگلے جہان کی طرف کوچ کر گئے۔ کسی زندہ دل شاعر نے مرزا صاحب آنجہانی کی تاریخ وفات لکھی ہے:

یوں کہا کرتا تھا مرجائیں گے اور
اور تو زندہ ہیں خود ہی مر گیا
اس سے بیماروں کا ہوگا کیا علاج
کالرا سے خود مسیحا مر گیا

(انگریزی میں "کالرا" (Cholera) ہیضہ کو کہتے ہیں)۔

☆☆..................☆☆

مرسلہ: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

حضرت فضیل بن عیاضؒ

آپ کی زندگی ابتدائی زندگی نہایت بھیانک تھی۔ آپ ایک زبردست ڈاکو اور رہزن تھے۔ رہزنی اور ڈاکہ ڈالنے کی وجہ سے خوف و ہراس سے حضرت فضیلؒ کا بہت چرچا تھا۔ لوگ خوف سے شاہراہوں پر زیادہ تر قافلوں کی صورت میں گزرتے تھے تاکہ حضرت فضیلؒ کے ہاتھوں لٹ نہ جائیں۔ ایک مرتبہ آپ ایک مکان کی دیوار پھلانگنا چاہتے تھے کہ کسی قاری کی آواز کانوں میں آئی جو کہ قرآن پاک کی تلاوت کر رہا تھا۔ حضرت فضیلؒ نے جب یہ آیت سنی:

"الم یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ۔"

(پارہ ۲۷، سورۃ حدید، رکوع ۲، آیت ۱۶)

ترجمہ: "کیا ایمان والوں کے لئے ابھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل خدا کی یاد میں جھک جائیں؟"

یہ آیت مبارکہ سن کر حضرت فضیلؒ کے دل کی دنیا بدل گئی۔ ان پُراثر الفاظ نے ان کی جاہلانہ زندگی میں ایک ایسا غیر معمولی انقلاب برپا کر دیا کہ آپ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنے گناہوں کی زندگی سے تائب ہو گئے۔ ابھی آپ توبہ ہی کر رہے تھے کہ تھوڑے فاصلے پر آپ نے چند لوگوں کی آوازیں جو ادھر سے گزرنا چاہتے تھے اور آپس میں ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے کہ ہمیں اس طرف سے نہیں جانا چاہئے کیونکہ یہاں پر فضیلؒ کے ہاتھوں لٹ جانے کا ڈر ہے۔ جب حضرت فضیلؒ نے یہ آوازیں سنیں تو ان لوگوں کے پاس آئے، جن کو حضرت فضیلؒ سے خدشہ تھا، اور ان سے فرمایا کہ فضیلؒ نے خدا کے حضور میں سچے دل سے توبہ کر لی ہے، اس لئے آپ بلاخوف و خطر گزر جائیں، اور فضیلؒ میرا ہی نام ہے اور خدا نے میرے دل کی سیاہی کو نورِ ہدایت

علامہ خیر البشر

سے منور کر دیا ہے۔ بعد میں یہی حضرت فضیلؒ سرتاج اولیاء ہوئے ہیں۔ کسی نے سچ کہا ہے:

زندگی آمد از برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

یہی وہ بزرگ ہیں، جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ چور سے قطب بنے۔

سچ ہے خدا کے کلام میں بڑا اثر ہے، اگر معنی سمجھ میں آ جائیں تو اور بھی زیادہ اثر پڑتا ہے، بس جب قرآن کی سمجھ آ گئی تو یہی سمجھ عمل کی محرک ہوتی ہے اور خداوند کریم ہدایت کی رہنمائی فرما دیتے ہیں۔ پس ہم کو بھی چاہئے کہ قرآن سمجھ کر پڑھا کریں اور گناہوں سے توبہ کیا کریں، پھر انشاء اللہ خدا کی رحمت شامل حال ہو جائے گی، کیونکہ خدا کو سب سے زیادہ خوشی اسی وقت ہوتی ہے، جب اس کا بندہ گناہ سے توبہ کرتا ہے اور خدا ہی کی طرف رجوع کرتا ہے، پھر خدا اسے اپنی رحمت میں ڈھانپ لیتا ہے کیونکہ اس کی رحمت بہت وسیع ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

"ورحمتی وسعت کل شیء۔"

ترجمہ: میری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان توبہ کرنے کے بعد ایسا پاکیزہ ہو جاتا ہے کہ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں، توبہ ایک صابن ہے جس طرح صابن لگانے سے کپڑے اجلے نکھر آتے ہیں، اسی طرح توبہ کرنے سے انسان بے گناہ اور پاک صاف ہو جاتا ہے، ہمیں بھی خدا کے حضور میں توبہ کرتے رہنا چاہئے اور باوجود بار بار گناہ کے توبہ کا دروازہ کھٹکھٹاتے رہنا چاہئے۔ فرمایا:

ایں درگہ ما درگہ ناامیدی نیست
صد بار گر توبہ شکستی باز آ

☆☆..........☆☆

برائی کے راستے سے راہ حق پر

محمد فاروق

بھائی عبدالرحیم جیوفری' ڈیکنان (لندن) میں پیدا ہوئے۔ اگرچہ ان کے کنبے کا تعلق عیسائی مذہب سے تھا' مگر عیسائی مذہب سے ان کو کوئی خاص لگاؤ یا نسبت نہ تھی۔ دشوار گزار بچپن کے بعد ان کی خاندانی یگانگت بالکل بکھر کر رہ گئی تھی۔ اسکول کو انہوں نے خیر باد کہہ دیا اور سولہ سال کی عمر سے ہی وہ ملازمت کرنے لگے۔ غلط صحبتوں نے انہیں شراب کا عادی بنا دیا اور اس عادت بد کی وجہ سے وہ نوکری سے نکال دیئے گئے۔ ملازمت سے فراغت کے بعد وہ بالکل قلاش ہوگئے' شراب کی لت ایسی لگی تھی کہ دوبارہ مے خانوں میں گم ہوگئے۔

اسی دوران ان کی ملاقات ایسی شریف النفس خاتون سے ہوئی' جو دین اسلام کو ان لوگوں سے متعارف کرا رہی تھیں جو دین اسلام سے ناواقف تھے' وہ اسلام سے متعارف ہوئے اور انہوں نے اسلام قبول کرلیا' اسی طرح ایک نئی اسلامی زندگی کی شروعات ہوئی' حیرت انگیز طور پر تبدیلی مذہب کے بعد ان کے شراب پینے کا جنون ختم ہوگیا' وہ موجودہ زندگی سے بہت خوش ہیں' وہ راہ راست پر چل رہے ہیں' اسلام کی غلامی کا طوق گلے میں ڈالنے کے بعد ان کی زندگی کی کایا پلٹتی چلی گئی۔ عبدالرحیم شادی شدہ ہیں اور ماشاء اللہ ان کے دو بیٹے ہیں' وہ لکھتے ہیں:

مجھے اجازت دیجئے کہ میں اسلام سے قبل کے واقعات سے متعلق چند جملے آپ کے سامنے بیان کروں؟ میں تنہا تھا اور شراب نوشی جیسے بدفعل میں مبتلا تھا' میرے سامنے مذہب کی حیثیت محض ایک مذاق تھی' میں نے شراب کی خاطر اپنے تمام مال و اسباب کو فروخت کردیا تھا اور رات گزارنے کے لئے کسی قدر ٹوٹے پھوٹے فلیٹ میں رہائش پذیر تھا۔

یہ ستمبر ۱۹۸۸ء کی بات ہے' میں غفلت کی نیند سو رہا تھا' دماغ کی رگ پھڑک رہی تھی اور جسم میں شورش برپا تھی' مجھے اس کا کافی تجربہ رہا ہے' میں نے خودکلامی کی اور کہا کہ ابھی وقت ہے اور پھر میں بے خبری کی زندگی گزارنے سے رک گیا اور کچھ کرنے کا سوچا' پھر میں نے اپنے حالات کو بہتر بنانے کے لئے دوبارہ نوکری کرلی' میں اس وقت بالکل ایسے ہی تھا جیسے جہنم میں رہ رہا ہوں۔

دوران ملازمت میری ملاقات ایک ایسی نوجوان خاتون سے ہوئی جو مذہب پر سروے کررہی تھی' جب وہ میرے پاس آئی اور چند سوالات کے جوابات طلب کئے' تو میں نے اس اجنبی خاتون سے جلد ہی جان چھڑانا چاہی' خاتون نے مجھ سے دریافت کیا کہ آپ کا عقیدہ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ میں اس پر ایمان رکھتا ہوں جو مجھ سے زیادہ قوت رکھتا ہو' اس نے میرے جواب میں دلچسپی لی اور پھر مجھے مذہب کے حوالے سے کریدنا شروع کردیا' تب ہی میں نے اس خاتون سے سوال شروع کیا کہ وہ کس عقیدے کی پیروکار ہے؟ اس کا بس ایک ہی جواب تھا: اللہ' اور اس کا دین اسلام!

میں اس کے اس جواب سے بالکل چکرا کر رہ گیا تھا' پھر میں نے پے در پے کئی سوالات کر ڈالے' یہاں تک کہ وہ ان سوالوں کے جواب دینے سے قاصر رہی۔

یہ بات بالکل طے تھی کہ وہ میرے سوالات کے جوابات دینے کی خاطر مجھے مسجد لے جانا چاہ رہی تھی' بہرحال میں اس کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا اور وہ مسجد کے باہر میرا انتظار کرتی رہی' ایک عجیب سا ماحول تھا' میں خود کو بالکل اجنبی محسوس کرتا تھا اور پہلی بار پرسکون بھی' اس لذت کو جو میں محسوس کررہا تھا' وہ ناقابل بیان ہے' وہ بہت انوکھا مزہ تھا' میری تمام پریشانیوں کا بوجھ میرے کندھوں سے اتر چکا تھا' بہرحال میں ایک گھنٹے کے بعد یوں ہی ٹہلتا ہوا مسجد سے باہر آیا' بحیثیت ایک مسلمان کے زبان سے تو اقرار نہیں کیا تھا' مگر باطنی طور پر میں مسلمان ہوچکا تھا۔

وہ عورت جو مجھے میرے سوالات کے جوابات کے لئے یہاں لائی تھی' اس کے جوابات سے قبل ہی مجھے میرے سوالوں کے جوابات مل چکے تھے' میں نے اسے اپنے قبول اسلام کا بتایا تو پہلی

مرتبہ میں تو وہ یقین ہی نہ کر سکی کہ میں اسلام کو گلے لگا چکا ہوں۔ اللہ پاک اس مہربان اور پاک دامن عورت کو جزائے خیر دے! کہ اس نے اسلام کی روشنی سے میری معاونت کی' میں نے شراب نوشی کی عادت کو ترک کر دیا' دو ماہ کے اندر میں باطنی طور پر مضبوط ہو گیا اور پھر میں نے اسی خاتون سے نکاح کر لیا' جس نے مجھے صراط مستقیم دکھائی تھی' اللہ کے فضل و کرم سے میرے دو بیٹے ہیں اور ان دونوں بچوں نے مجھے ایک نئی زندگی دی ہے' میں یہ کہنا چاہوں گا کہ شروع شروع میں یہ سب کچھ میرے لئے بہت مشکل تھا' مگر الحمد للہ! اب پانچوں وقت کی نماز اور رمضان کے روزے اور دیگر ارکان اسلام بھی ادا کرتا ہوں گو کہ عبادات مجھے بہت گراں گزر رہی تھیں' تاہم قرآن کے مطالعے کے بعد اور دیگر اسلامی بہنوں اور بھائیوں سے ملاقات سے اب میری زندگی کی گاڑی صحیح ڈگر پر چل رہی ہے۔ عبادت کرنا اب مشکل نہیں لگتا' بلکہ اب ساری چیزیں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر آسان فرما دی ہیں۔

میں ایک سفید فام شخص ہوں اور میری اہلیہ ایشیائی خاتون ہیں' جو میرے خاندان والوں کے لئے ناچاقی کا بہت بڑا سبب ہے۔ میرے خاندان والوں کو اس بات کا علم ہو گیا کہ میں اپنا مذہب بدل چکا ہوں اور خاندانی نام بھی' میرے اس عمل سے میرے خاندان والوں کو بڑی تکلیف پہنچی' میری ماں مجھے اب بھی پرانے نام سے ہی پکارتی ہے' چونکہ اسلامی تعلیمات نے مجھے والدین کے احترام کا سبق سکھایا ہے' اس لئے میں اپنی ماں کی عزت کرتا ہوں اور انہیں احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔

اب ہم ایک دوسرے سے بہت قریب ہو گئے ہیں' میں اپنے خاندان والوں کے ساتھ گھل مل گیا ہوں' بالکل پہلے کی طرح' میرے دوست ابتدا میں میرا مذاق اڑاتے تھے پھر انہیں احساس ہوا کہ میں بالکل بدل گیا ہوں اور انہوں نے اس کو تسلیم کیا تو وہ میرا مذاق اڑانے کے بجائے میری تعظیم کرنے لگے۔

مجھے یوں لگا کہ میں بہت بڑے خاندان کا ایک فرد ہوں' میں مشکور ہوں اپنے تمام اسلامی بہنوں اور بھائیوں کا' جیسے جیسے آپ اللہ کی عبادت کرتے جائیں گے اور اس کی باتیں دل کی گہرائیوں اور روح کی پنہائیوں میں اترتی جائیں گی' اللہ آپ کو تمام تکالیف سے بچاتا رہے گا' اللہ تعالیٰ بہت بڑا مہربان ہے۔

میں ان تمام لوگوں کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں جو اسلام قبول کرنا چاہتے ہیں' مگر اپنے خاندان والوں اور دوستوں کے مذاق کے نشتر سے خوفزدہ ہیں' کہ وہ ان سے خوفزدہ نہ ہوں' کیونکہ زندگی آپ کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی زندگی گزارنے کا پورا پورا حق عطا کیا ہے' اللہ کی عبادت کیجئے' اللہ رب العزت آپ کی عبادتوں کا اجر دیں گے۔

یہ جملہ کہہ کر میں اپنی بات کو ختم کرنا چاہوں گا کہ اسلام کے فوائد اور اسلامی طرز زندگی کا کوئی بدل نہیں ہے' میں نے جب سے اسلام قبول کیا' ایک حقیقی سکون حاصل ہوا ہے' ایک اچھی بیوی اور دو بیٹے جن کے نام رشید اور سلیم ہیں۔ میرا پورا کنبہ نہایت امن اور سکون کے ساتھ زندگی گزار رہا ہے۔

☆☆..............☆☆

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

نوٹ: یہ پیشکش یکم شوال ۱۴۲۸ھ تک کیلئے ہے
علماء کرام کیلئے خصوصی پیشکش
علماء کرام کے اہل خانہ کے لئے ہمارے ہاں سے زیورات کی خریداری پر کسی بھی قسم کی گھڑائی جڑائی نہیں لی جائے گی' مزید بصورت واپسی اصل سونے کی قیمت جب چاہیں واپس حاصل کریں
خادم علماء حق: حاجی الیاس عفی عنہ
ائمہ مساجد بھی اس پیشکش سے فائدہ اٹھائیں
ستارا جیولرز
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر 2 فون: 2545805-2545080

خبروں پر ایک نظر

ایک قادیانی کا قبولِ اسلام

کوئٹہ (پ ر) ۲۱/جنوری کو نصر اللہ ڈار ولد اکرام اللہ ڈار نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے امیر مولانا عبدالواحد خطیب جامع مسجد قندہاری اور مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی‘ ناظم تبلیغ مجلس تحفظ ختم نبوت‘ خطیب جامع مسجد گول مسجد سیٹلائٹ ٹاؤن کوئٹہ کے روبرو دفتر ختم نبوت کوئٹہ میں از خود اپنے دوستوں کے ہمراہ حاضر ہوکر اپنے سابقہ مذہب قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرلیا۔ اس موقع پر مولانا عبدالواحد نے نومسلم کی استقامت دین کے لئے دعا فرمائی‘ حاضرین نے نصر اللہ ڈار کو اسلام قبول کرنے پر مبارکباد دی۔ نیز اس سے پیشتر نصر اللہ ڈار کی دو بہنیں بھی مشرف بہ اسلام ہوچکی ہیں‘ اب صرف ان کی والدہ اور ایک بھائی قادیانی رہ گئے ہیں‘ ان کے لئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی توفیق ہدایت نصیب فرمائے اور امتِ مسلمہ محمدیہ میں شامل فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کا دورہ مظفر گڑھ

مظفر گڑھ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی ضلع مظفر گڑھ کے دس روزہ تبلیغی دورہ پر تشریف لائے۔ ۱۰/محرم الحرام بعد نماز ظہر مدرسہ نصرت العلوم جتوئی میں شہداء کربلا کے فضائل ومناقب پر وعظ فرمایا‘ رات حاجی محمد صدیق زرگر کے گھر قیام کیا‘ آپ کے ساتھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مظفر گڑھ کے مبلغ مولانا عبدالرشید بھی تھے۔ ۱۱/محرم جامعہ امدادیہ حبیب المدارس پاکی والی کے طلبہ اور اساتذہ کرام سے ”تحریک ختم نبوت میں علمائے دیوبند کا کردار اور دیوبند کے نام لیواؤں کی ذمہ داریاں“ کے عنوان پر خطاب کیا۔ جامعہ کے مہتمم مولانا پروفیسر محمد مکی‘ مدرسین مولانا محمد قاسم‘ مولانا ذوالفقار احمد قادری‘ مولانا عطاء الرحمٰن‘ مولانا محمد قاسم جلالی سے مختلف موضوعات پر گفتگو ہوتی رہی‘ مولانا شجاع آبادی نے ظہر کے بعد سوا گھنٹہ خطاب کیا جبکہ مغرب سے عشاء تک مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے خطاب فرمایا۔ ۱۲/محرم قبل از نماز ظہر جامعہ حسینیہ کے طلبہ واساتذہ کرام سے خطاب فرمایا‘ بعدازاں سوال وجواب کی نشست منعقد ہوئی‘ جامعہ کے بانی مولانا منظور احمد الحسینی اور مولانا غلام محمد علی پوری تھے‘ اس وقت مولانا محمد امجد حقانی جامعہ کے مہتمم ہیں۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد فاروق اعظم بستی ڈینہ میں جلسہ سے شہادت کے عنوان پر خطاب فرمایا‘ بستی ڈینہ مجلس کا پرانا حلقہ ہے‘ مجلس کے مبلغین مولانا محمد نذر عثمانی حیدر آباد‘ مولانا سعود الحجازی اسی بستی سے تعلق رکھتے ہیں‘ اسی بستی کے رہائشی حاجی غوث بخش کا نوجوان پوتا افغانستان کے جہاد میں شہید ہوا‘ ان سے تعزیت کی اور شہید کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔ مدرسہ الہدیٰ پرمٹ کے ناظم مولانا عبدالکریم کے عشائیہ میں شرکت کی۔ ۱۳/محرم صبح کی نماز کے بعد جامع مسجد بھنڈا پرمٹ میں درس قرآن پاک دیا‘ ۱۴/محرم جمعۃ المبارک کا خطبہ جامع مسجد خلفائے راشدین گدپور تحصیل وضلع مظفر گڑھ میں دیا‘ قرب وجوار میں قادیانیوں کے چند گھر ہیں۔ زیر زمین ان کی تبلیغی سرگرمیاں جاری رہتی ہیں۔ مولانا نے وہاں قادیانی شبہات کے جوابات کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ ۱۴/محرم صبح کی نماز کے بعد جامع مسجد صدیقیہ (نالے والی) شاہ جمال میں درس دیا‘ بعد نماز ظہر جامع مسجد مالکیہ چوک کرم دار قریشی میں جامعہ مالکیہ کے طلبہ‘ اساتذہ اور نمازیوں سے خطاب کیا‘ بعد نماز عصر جامع مسجد مظفر گڑھ میں خطاب کیا اور مقامی رفقاء سے ملاقاتیں کیں۔ ۱۵/محرم صبح کی نماز کے بعد مدرسہ تعلیم الاسلام بصیرہ میں خطاب کیا‘ نماز ظہر بستی بدھ میں ادا کیا‘ بعد نماز مغرب حافظ عبدالقیوم خطیب وامام جامع مسجد مدنی محمود کوٹ کی نماز جنازہ میں شرکت کی‘ بعد نماز عشاء مدرسہ کنز العلوم قصبہ گجرات میں طلبہ‘ اساتذہ اور نمازیوں سے خطاب کیا۔ ۱۶/محرم بعد نماز صبح جامع مسجد مرکزی گجرات میں درس دیا‘ بعد نماز ظہر جامع مسجد گورمانی میں خطاب کیا۔ ۱۷/محرم بعد نماز عصر جامع مسجد مدنیہ ستانواں میں خطاب کیا‘ بعد نماز عشاء جامع مسجد مکہ کوٹ ادو میں بیان کیا اور مولانا مسعود احمد مدظلہ کے دارالعلوم مدنیہ میں قیام رہا‘ مولانا موصوف اور ان کے صاحبزادگان مولانا محمد انور شاکر‘ قاری عبداللہ بن مسعود سے ملاقاتیں کیں۔ ۱۸/محرم بعد نماز صبح جامع مسجد قدسیہ محلہ غریب آباد میں بیان ہوا‘ بعد نماز ظہر جامعہ مظاہر العلوم کے اساتذہ وطلبہ کو لیکچر دیا اور قادیانی شبہات کے جوابات دیئے۔ مولانا مفتی

عبدالجلیل‘ مولانا غلام مصطفیٰ سے ملاقات کیں‘ مکہ مسجد کے امام اور مقامی مجلس کے امیر صوفی عبدالستار نے رہنمائی کی‘ بعد نماز عصر جامعہ حسینیہ مدینہ دائرہ دین پناہ میں خطاب کیا۔ ۱۹/محرم بعد نماز صبح جامع مسجد ابوبکر صدیق دائرہ دین پناہ میں درس دیا اور مقامی رفقاء سے ملاقات کیں‘ بعد نماز عصر جامع مسجد گاگوشاہ احسان پور میں خطاب ہوا‘ رات جامعہ رحیمیہ تعلیم القرآن کوٹ سلطان میں قیام رہا۔ ۲۰/محرم کی صبح کو جامعہ رحیمیہ تعلیم القرآن کوٹ سلطان میں درس قرآن کے اجتماع سے خطاب کیا‘ بعدازاں مشہور نعت خوان جناب اللہ نواز سرگانی کے مدرسہ میں تشریف لے گئے اور دعا کی۔ مولانا کے تبلیغی دورہ سے مقامی جماعتوں کی سرگرمیوں میں تازگی آئے گی‘ مولانا نے اپنے دورہ کے دوران علاقہ کے علماء کرام‘ دینی کارکنوں کو عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت وچوکیداری کی طرف متوجہ کیا‘ بہت سے احباب نے بھرپور تعاون کی یقین دہانی کرائی‘ مولانا شجاع آبادی اگلے پروگرام پر لیہ تشریف لے گئے جہاں انہیں ۲۰/محرم جمعۃ المبارک کو ہونے والی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کرنا تھی۔ مذکورہ بالا پروگرام مقامی مبلغ مولانا عبدالرشید غازی کی معیت ورفاقت میں ہوئے۔

ڈاکٹر مبشر قادیانی‘ صدر بش کا مشیر اور مسلمانوں کا دشمن ہے

فیصل آباد (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے مسلمانوں کے گاؤں کھرولیاں کا نام قادیانی غیرمسلم ڈاکٹر مبشر کے والد آنجہانی غیرمسلم قادیانی اسلم کے نام پر دوبارہ تبدیل کرکے اسلم پورہ رکھنے کی مذمت کرتے ہوئے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ اوچی کھرولیاں کا نام بحال کیا جائے‘ انہوں نے کہا کہ وزیراعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی نے قادیانی غیرمسلم خاندان کو خوش کرنے کے لئے ۲۲/جنوری ۲۰۰۴ء کو کھرولیاں کا نام تبدیل کرکے قادیانی غیرمسلم کے نام پر اسلم پورہ رکھنے کا نوٹیفکیشن جاری کیا تھا‘ جس کے خلاف ملک بھر میں احتجاج ہوا‘ جس کے پیش نظر اس پر عملدرآمد روک دیا گیا‘ اب دوبارہ اسلم پورہ نام رکھنے کا نوٹیفکیشن جاری کردیا گیا ہے‘ جس کا انکشاف علاقہ پٹواری کی فائل سے ہوا‘ جس پر موضع اسلم پورہ لکھا ہوا تھا‘ اس کو فوری طور پر منسوخ کرکے سابقہ نام کھرولیاں بحال کیا جائے۔ مقام افسوس ہے کہ اس کے بعد یونین کونسل کھرولیاں کا نام تبدیل کرکے اسلم پورہ لکھنے کا ڈائریکٹوریٹ وزیراعلیٰ سیکریٹریٹ سے جاری ہوا‘ جس پر جی ایم سکندر پرنسپل کے دستخط تھے اس پر شدید احتجاج کیا گیا‘ جس پر عمل درآمد نہیں ہوا‘ اس کے بعد قادیانی غیرمسلم ڈاکٹر مبشر احمد چوہدری کے نام پر کھرولیاں کی ایک سڑک کا نام رکھا گیا جس کے خلاف بھی سخت احتجاج کیا گیا کہ سرکاری خرچ پر تعمیر ہونے والی سڑک کا نام کسی قادیانی غیرمسلم کے نام پر نہیں رکھا جاسکتا جبکہ تاحال سڑک سے ڈاکٹر مبشر کے نام کا بورڈ نہیں ہٹایا گیا ہے جس کے خلاف جدوجہد جاری ہے۔ مولوی فقیر محمد نے کہا کہ ڈاکٹر مبشر قادیانی کے خاندان کو خوش کرنے کے لئے اس کی اہلیہ مسز سعدیہ مبشر قادیانی جس کو ہائیکورٹ کے حکم پر وزیراعلیٰ پنجاب کی مشیر برائے تعلیم کے عہدہ سے برطرف کردیا گیا تھا‘ اس کو دوبارہ وزیراعلیٰ پنجاب کی مشیر برائے تعلیم مقرر کیا گیا ہے‘ مسز سعدیہ قادیانی نے گزشتہ دنوں منڈی بہاؤالدین کا دورہ کیا‘ اس کے ہمراہ ایڈیشنل سیکریٹری ایجوکیشن نصراللہ خان اور دیگر عملہ بھی تھا جس کی رپورٹ اخبارات میں شائع ہوئی۔ مسز سعدیہ قادیانی کی وجہ سے قادیانی‘ صوبہ پنجاب کے دیہات میں اسکول اور اکیڈمیاں قائم کررہے ہیں اور تعلیم کی آڑ میں قادیانیت کی تبلیغ کرتے ہیں‘ قادیانیوں کی سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں‘ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اسلام اور ملک دشمن قادیانیوں کو وزیر‘ مشیر مقرر نہ کیا جائے اور فوری طور پر مسز سعدیہ قادیانی کو بھی مشیر کے عہدہ سے برطرف کیا جائے جبکہ رمضان المبارک میں پنجاب گروپ آف کالجز کے زیراہتمام رمضان المبارک میں طلبہ‘ طالبات کی ایک محفل میلاد پنجاب کالج کینال بینک لاہور میں ہوئی تھی جس کی صدارت بھی مسز سعدیہ قادیانی نے غیرقانونی طور پر کی تھی‘ مقام افسوس ہے کہ قادیانی ڈاکٹر مبشر کو گزشتہ دنوں حکومت نے خواہ مخواہ سر پر چڑھایا جبکہ یہ قادیانی صدر بش کا مشیر اور اسلام‘ مسلمانوں کا دشمن ہے‘ مسلمان اس سے نفرت کرتے ہیں۔

مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی کے تبلیغی اسفار

ساہیوال (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی ساہیوال اور پاکپتن کے تبلیغی دورہ پر تشریف لائے‘ مختلف مساجد و مدارس میں بیانات ہوئے‘ بالخصوص عقیدۂ ختم نبوت‘ حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام کے موضوعات پر سیر حاصل گفتگو کی اور قادیانیوں کے سوالات کے جوابات سے بھی نوازا‘ اس تبلیغی سفر کے دوران دینی مدارس کے سربراہان‘ مختلف دینی و سیاسی جماعتوں کے نمائندوں سے ملاقات کرکے انہیں عقیدۂ ختم نبوت اور قادیانی عقائد پر مشتمل لٹریچر عنایت کیا اور تحریک ختم نبوت کی تازہ ترین صورت حال پر بھی تبادلہ خیال کیا‘ دریں اثنا مولانا عبدالحکیم نعمانی نے ساہیوال اور پاکپتن کے گردونواح علاقہ جات ہڑپہ‘ یوسف والا‘ چک ۶/۱۱۔ ایل ملکہ ہانس‘ عارف والا‘ اڈا چن پیر‘ نور شاہ وغیرہ کا تبلیغی دورہ کرکے عوام الناس کو

فتنہ قادیانیت کے خطرناک ترین عزائم سے آگاہ کیا' اس دوران مختلف مقامات پر کارکنان ختم نبوت سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات اور اس پرفتن دور میں ناموس رسالت اور تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے کی اشد ضرورت ہے اور ہر کارکن اپنے گھر کی بیٹھک میں ہفتہ وار یا مہینہ وار پروگرام کا آغاز کرے۔

دریں اثنا جامع مسجد درس پیر جی بلاک نمبر ۲ میں جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا ہے کہ حدود آرڈی نینس میں تبدیلی کے بعد سیکولر عناصر اور مغربی میڈیا نے قانون توہین رسالت اور قادیانیت کے متعلق قوانین کو ختم کروانے کی مہم شروع کردی ہے' اس کے لئے انہوں نے الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا پر مختلف پروگراموں کے ذریعہ بحث وتمحیص کا آغاز کردیا ہے اور ایسے اقدامات متحدہ مجلس عمل اور تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر خدمات سرانجام دینے والی تنظیموں کے لئے لمحہ فکریہ ہیں۔ علمائے کرام اور مذہبی راہنماؤں نے بروقت اقدامات نہ کئے اور ابھی سے اس زہریلے پروپیگنڈا کے تدارک کے لئے جلسے' جلوس' سیمینار کے ذریعہ رائے عامہ کو ہموار نہ کیا تو پھر تاریخ ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔ غیر ملکی میڈیا نے حدود ایکٹ میں تبدیلی کے بعد توہین رسالت اور ختم نبوت کے قوانین کو تبدیل یا ختم کروانے کو اپنا ہدف بنالیا ہے' اس حوالے سے متوقع عوامی ردعمل اور ان کے جذبات سے آگاہی کی مہم کا آغاز ہوچکا ہے' مختلف ملکی وغیر ملکی چینلز اور مغربی اخبارات نے پاکستانی عوام سے سوالات کے ذریعہ سروے شروع کردیا ہے کہ اس توہین رسالت قانون وغیرہ میں کون کون سی انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں ہورہی ہیں' نشاندہی کریں؟ کیا ان قوانین کو ختم کرنا چاہئے' کیا یہ قوانین مذہبی آزادی کے خلاف نہیں؟ کیا ان کے ذریعہ اقلیتوں کے حقوق چھینے نہیں جارہے؟ کیا اس طرز کے قوانین اور اسلامی ممالک میں بھی موجود ہیں؟ اس طرح کے سوالات عوام سے پوچھے جارہے ہیں' اور ان پروگراموں کے ذریعہ اسلامی قوانین کو باقاعدہ ختم کرنے کے لئے راہ ہموار کی جارہی ہے' دوسری طرف وزیر مملکت برائے اطلاعات طارق عظیم اور مسلم لیگ کے سیکریٹری جنرل مشاہد حسین کے بھی توہین رسالت کے قوانین میں آئندہ ماہ اور منتخب ہونے والی قومی اسمبلی کے ذریعہ سے تبدیلی کے بیانات بھی سامنے آئے' جس سے انفارمیشن ملتی ہے کہ بعض بے دین حکومتی ارکان اور مغربی میڈیا نے ان قوانین میں تبدیلی یا انہیں ختم کروانے کو خصوصی ٹارگٹ بنالیا ہے' ان حالات میں دینی و مذہبی جماعتیں نئی صف بندی اور نئے لائحہ عمل کے لئے سرجوڑ کر بیٹھیں۔

عرب ممالک میں قادیانیت کو روکنے کے لئے سعودی حکام کو مزید سخت ترین اقدامات کرنا ہوں گے

چیچہ وطنی (پ ر) سعودی حکومت کا ایک سو سے زائد قادیانیوں کو گرفتار کرنا نیک شگون ہے' عرب ممالک میں قادیانیت کا سیلاب روکنے کے لئے سعودی حکام کو مزید سخت ترین اقدامات بھی کرنا ہوں گے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر اور جامع مسجد بلاک بارہ کے خطیب مولانا محمد ارشاد' مولانا نذیر احمد' مولانا کفایت اللہ حنفی' حافظ محمد اصغر عثمانی' قاری زاہد اقبال' حاجی محمد ایوب اور مولانا عبدالحکیم نعمانی نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کیا۔ انہوں نے سعودی وزارت حج اور سعودی حکومت کو یہ تجویز دی کہ وہ عازمین حج کے لئے عقیدۂ ختم نبوت اور مرزا قادیانی کے کفر وارتداد پر مشتمل حلف نامہ لازمی قرار دے اور حج فارم میں باقاعدہ اس کا اندراج کیا جائے تاکہ بیرونی ممالک سے آنے والے قادیانیوں کو حرمین میں داخل ہونے سے روکا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ ان سو قادیانیوں کی گرفتاری سے معلوم ہوتا ہے کہ سعودی عرب میں بھی قادیانی خفیہ مراکز موجود ہیں اور کئی متعدد پرائیویٹ قادیانی ادارے حج وعمرہ ویزے کا کام بھی کررہے ہیں' یہ سب کچھ سعودی عرب کے اسلامی تشخص کو تباہ کرنے کے لئے کیا جارہا ہے۔ انہوں نے حکومت سعودیہ سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی انٹیلی جنس اور خفیہ اداروں کے ذریعہ پتا چلائے کہ سعودی عرب میں کہاں کہاں قادیانی اسلام کے نام پر مسلمانوں کو گمراہ کررہے ہیں۔

دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی' مولانا کلیم اللہ رشیدی' قاری عبدالجبار نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ حرمین شریفین میں قادیانیوں کا داخلہ روکنے کے لئے ضروری ہے کہ سعودی حکومت حج فارم میں عقیدۂ ختم نبوت پر مشتمل حلف نامہ کا اندراج کرے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو مغربی ممالک بالخصوص امریکا' برطانیہ' فرانس' کینیڈا' جرمنی کے علاوہ بھارت اور بنگلہ دیش سے حرمین میں قادیانیوں کی آمدورفت جاری رہے گی اور سعودی عرب میں انہیں جہاد اور مسلمانوں کو ختم کرنے کا نیٹ ورک مضبوط کرنے کا موقع بھی فراہم ہوگا' اس صورت حال سے نمٹنے کے لئے سعودی حکومت کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مطالبات ماننے ہوں گے۔ سعودی عرب میں ارتدادی اور غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ایک سو سے زائد قادیانیوں کی گرفتاری خوش آئند اقدام ہے' جس کو ہم عقیدت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان قادیانیوں کی نشاندہی کروانے والوں کو سلام پیش کرتے ہیں۔

تحفظ ختم نبوت کیلئے اپنا تن من دھن قربان کردیں گے

ٹنڈو آدم (نامہ نگار) توہین رسالت کے قانون میں ترمیم نہیں ہونے دی جائے گی۔ مجاہدین ختم نبوت کے لئے اپنا تن من دھن قربان کردیں گے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے مجاہدین ختم نبوت کے سہ ماہی تربیتی کنونشن سے خطاب کے دوران علمائے کرام کیا' کنونشن کی صدارت فاتح فتنہ گوہر شاہی' سفیر ختم نبوت حضرت علامہ احمد میاں حمادی نے کی' کنونشن میں مولانا محمد راشد مدنی' مفتی محمد طاہر مکی' حکیم حفظ الرحمٰن' محمد اعظم قریشی' ڈاکٹر محمد خالد آرائیں' حافظ محمد فرقان انصاری' ماسٹر محمد سلیم' حافظ محمد زاہد حجازی' حافظ محمد طارق حمادی اور دیگر پانچوں یونٹوں کے عہدیداروں نے شرکت کی۔ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے ہوئے علمائے کرام نے کہا کہ حکومت توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کرنے کی مکمل تیاری کرچکی ہے' جسے مسلمان کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کریں گے' حکومت نے اگر ناموس رسالت ایکٹ کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی تو مسلمان سروں پر کفن باندھ کر میدان میں نکل آئیں گے' پھر گولیاں ختم ہوسکتیں ہیں مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر قربان ہونے والے سینے ختم نہیں ہوسکتے' مسلمان اپنا تن من دھن محمد عربی ﷺ پر قربان کرنے کو سعادت سمجھتے ہیں' کنونشن میں مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کو آئین کا پابند بنایا جائے' قادیانیوں کو پاکستان کے تمام کلیدی عہدوں سے برطرف کرکے ان کی جگہ سچے پاکستانی مسلمان بھرتی کئے جائیں' آخر میں تمام مجاہدین نے علامہ احمد میاں حمادی صاحب کو حج کی سعادت حاصل کرنے پر مبارکباد دی۔

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

HB ®
TRUSTABLE
MARK
Hameed ®
BROS
JEWELLERS
3, Mohan Tarrace Sharhah-e-iraq Saddar Karachi. Code: 74400
Phone : 5675454, 5215551 Fax : (092-21) -5671503

شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا عکس تحریر

اول باوضو چار زانو قبلہ رو بیٹھیں اور درود شریف ۳ مرتبہ سورہ فاتحہ ۳ مرتبہ سورہ اخلاص ۱۲ مرتبہ درود شریف ۳ مرتبہ پڑھ کر دعا کریں" اے اللہ اسکا ثواب میرے مشائخ طریقت کو پہونچا دے اور انکے طفیل میں میرے دل کو اغیار کی محبت سے پاک اور اپنی معرفت کے انوار سے منور کر دے۔ ابدًا ابدًا ابدًا یا اللہ یا اللہ یا اللہ

اسکے بعد متوسط آواز سے جی لگا کر خوش الحانی سے مندرجہ ذیل ذکر شروع کریں

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ	(۲۰۰) مرتبہ	ہر بیس یا پچیس مرتبہ کے بعد کہیں سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اِلَّا اللّٰہ	(۴۰۰) مرتبہ	
اَللّٰہ اَللّٰہ	(۶۰۰) مرتبہ	
اَللّٰہ	(۱۰۰) مرتبہ	

یہ ذکر بارہ تسبیح (دوازدہ تسبیح) کہلایا جاتا ہے، اخیر کی ایک تسبیح نفل ہے، یہ ایک ہی مجلس میں پورا ہونا چاہیے۔ لیکن اگر اثناء ذکر میں جماعت کھڑی ہو جائے تو ذکر چھوڑ کر نماز میں شریک ہو جائیں اور جہاں سے ذکر چھوڑا ہے وہاں ہی سے شروع کریں۔ اگر کبھی وقت مقررہ پر نہ کر سکیں تو دن رات میں دوسرے وقت میں پورا کر لیں۔ کوئی دن رات ناغہ نہ ہو۔

بارہ تسبیح کی تعلیم کے سلسلے میں یہ مبارک تحریر شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی نور اللہ مرقدہ کے دست مبارک کی لکھی ہوئی ہے جو آپ نے صاحبزادہ اور جانشین مولانا سید اسعد صاحب مدنی مدظلہ کو ذکر کی تعلیم کے وقت تحریر فرمائی تھی۔

۱۹/۷/۱۴۲۳ھ

۲۷/۹/۲۰۰۲ء

مدنی منزل دیوبند۔

(حضرت مولانا) سیّد ارشد مدنی (دامت برکاتہم)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سد باب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے

زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کو عنایت فرمائیں

ترسیلِ زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 4583486-4514122، فیکس: 4542277

اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان۔

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 2780337 فیکس: 2780340

اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک، بنوری ٹاؤن برانچ

نوٹ، مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں

نوٹ، رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے

اپیل کنندگان:

(مولانا) خواجہ خان محمد	سید نفیس الحسینی	(مولانا) عزیز الرحمن
امیر مرکزیہ	نائب امیر مرکزیہ	ناظم اعلیٰ